

وصالِ احمدی

حضرت مُجِدِّ الْفِثَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ کَے آخری ایامِ مُبارک

بمقام

مولانا بدر الدین سہروردی خلیفہ حضرت مُجِدِّ عَلَیہِ الرِّحْمَۃ

مکتبہ نجرانیہ

اقبال روڈ ○ سیالکوٹ

اللّٰهُ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ

امام ربّانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کے آخری ایام کے حالات اور کرامات کا مستند مجموعہ

وصال احمدی

فارسی ————— اردو

مصنفہ

علامہ شیخ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ امام ربّانی علیہ الرحمہ



ناشر

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

قیمت: ۲ روپے

عرض ناشر

زیر نظر کتاب تین رسائل کا مجموعہ ہے۔ پہلا رسالہ وصال احمدی ایک عارف کامل اور اپنے وقت کے عظیم مصنف حضرت علامہ شیخ بدر الدین سرہندی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔ اس میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کے آخری ایام کے اکثر حالات و واقعات آپ کے صاحبزادگان کے بیان کردہ ہیں اور باقی مصنف کے اپنے چشم دید ہیں دائیں جانب اصل فارسی ہے اور بائیں طرف اس کا اردو ترجمہ۔

دوسرا رسالہ "شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ" ہے اس میں سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر مترجم کے پیر و مرشد تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں کے مختصر حالات و ولادت اور وصال کی تاریخیں اور جائے مزارات درج ہیں۔ یہ بڑی اہم تاریخی دستاویز ہے۔ تیسرا رسالہ "نسب نامہ مجددیہ" ہے۔ یہ ایک منظوم نسب نامہ ہے جو اشرف المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ناظم علیہ الرحمۃ نے اپنے شیخ مولانا محمد دلی البنی رحمۃ اللہ علیہ تک نظم کیا ہے گویا یہ موتیوں کا ایک ہار ہے۔

آخری دونوں مجموعے وصال احمدی کے مترجم حضرت مولانا محمد اعجاز الدین احمد مدنی نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے مرتب کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ہمارے فائدہ کے لیے اس ذکر خیر کو جمع فرمایا۔

یہ نسخہ عرصہ سے نایاب تھا۔ برادرانِ طریقت کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ اسلامی کتب خانہ اپنی اشاعت کی ابتدا اسی سے کر رہا ہے۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کے صدقہ اس تذکرہ کو مقبول فرمائے اور ہمیں اہل اللہ کی کتابیں شائع کرنے اور تمام لوگوں کو ان سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔

احقر محمد اکرم مجددی
۹ شوال ۱۳۹۶ھ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي جعل الموت جسرا يصل
الحبيب المحبوب واظهرها في ارتحال اطياف
كل امر عجيب وغريب وابرز بوارق
الخوارق في حاتم ابي ادي الاولياء
واشرق شمس الكرامات في مشارق
ابدي الاحياء والصلوة والسلام على
من اعجز الخلاق بالمجرات وظهر
مجراته في الاولياء بصوم الكرام
وعلى آله واصحابه واتباعه
اجمعين

اما بعد کمترین غیا محارباں آستانہ اولیاء
و بہترین نیازمندان و رشتہ نبیاء فقیر الدین
ابن شیخ ابراہیم نقشبندی لا حولی ولا قوتی
سویلتی نماید کہ بعضی از غزہ اصحاب ایشان
درخواست کرتے کہ کلمہ چند در بیان بعضی خوارق
و کرامات حضرت قطب الانظار و غوث الاعظم
اعلم الزمان و اکمل الوقت محمد و الملائکۃ
شیخنا و امامنا شیخ الاسلام و المسلمین شیخ احمد فاروقی
قدسنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ عنہ کہ قبیل صلوات

بسم اللہ حمد و ثناء اس فائز پاک کو زیارہ جنتی تو کو پل و اما
اسلو کہ دوست و دوست کی طرح پہنچ جائے۔ اور
اپنے دوستوں کو کوچ فرما نہیں بہت سی عجیب و غریب
امور کو ہوتا فرمایا۔ اور وہ دوستوں کی باتوں کو یادوں سے
ہزار ہا بھلیاں کر است کی چکا دیں۔ اور ان کی باتوں کے
مشرق و صدمہ آفتاب کی است کو دکھا دیئے۔ اور
درود و سلام اس فخر نام پر ہو کہ جسے سب سے
خلایق کو عاجز بنایا۔ اور اولیائے کرام میں اپنے
اعجاز کو بصورت کے است ظاہر فرمایا۔ اور ان کی اولاد
واصحاب اور جملہ تبعین پر درود و سلام ہو۔

ایسکے بعد فقیر حقیر خاک آستانہ اولیائے کرام
اور کمترین و نیازمند و رشتہ نبیائے غلام شیخ
پیش شیخ ابراہیم نقشبندی احمدی کا باشندہ بہرند کا
ظاہر کرتا ہے۔ کہ بعض اصحاب نے بعض سے
فرمایا اس فقیر سے درخواست کی کہ چند کلمہ یہاں
بعض خوارق اور کرامتیں حضرت قطب الانظار
اور غوث الاعظم و اکمل الزمان اکمل الوقت محمد و الملائکۃ
محدث الامۃ شیخنا و امامنا شیخ الاسلام و المسلمین
حضرت شیخ احمد فاروقی قدسنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ عنہ

پیش از آن حال از قبیل بار تھال جو تھیں سال
 و امام اتھال خود و ما بقارنہ از آن حضرت نظر ہو سید
 اند و منبہ غریب آرد و کرامتے کہ بعد سال
 ایشان ظاہر شدہ نبویدہ سا جابہ لہلول
 سعادت و دین کے ہوتے قدم نمود۔
 و ہرچہ مد وقت تحریر یا و آمد ورقہ کتابت آرد
 و این رسالہ را وصال احمد علی بن بابا شہید
 و توفیق۔ بداند کہ حضرت ایشان قدس سرہ لاقہ
 در ماہ شعبان سنہ یکہزار سی و سوم خلوت
 گزیدند۔ و آنرا اختیار نمودند۔ و موضع جدا
 از حویلی متعین کردند بغیر از نماز جمعہ از انجا بیرون
 نمی آمدند و وقت صلوٰۃ خمس خلوت خانہ ادا
 میکردند۔ کہ چند کس مسجد و دازبان بجهت عبادت
 درون میرفتند و بعد از اتمام نماز بعبادت رجوع
 میکردند تا الفجر تحت اہلالا ماشا اللہ بجائے طہارت
 بر خلوت بودہ اند و دوم آنرا داشتند و از خلوت
 بجلی بیدہ بوزند و از بجهت تمام قطع کردہ۔
 حضرت مخدوم زادگی عارف ربانی صاحب
 اسرار السجانی شیخ محمد سعید و شیخ محمد
 محصوم سلہار یہا نقل کردند کہ حضرت پنا
 حضرت الدو میفرمایند۔ کہ شب بات بود

جو کہ حلت فرامیے پھلے یا بعد کو ہوتے تھے
 ہیں اور جو کہ آنحضرت قدس سرہ نے از روئے
 پیشین گوئی کے اپنی تعالیٰ کے سال کو ایام کی
 خبر دی ہے وہ احاطہ تحریر میں لا۔ لہذا اگر سوا
 کی اجابت کو اپنی سعادت مندی جان لیں
 معنی پر پیشین گوئی کی۔ اہم جو بوقت تحریر کے
 یاد آیت سلم کے حوالہ کیا۔ اول میں رسالہ کا
 وصال احمدی نام لکھا۔ اول باب اسد نقاش
 حضرت توفیق کا طالب ہوں۔ معلوم ہو کہ
 حضرت قدس سرہ لاقہ میں ماہ شعبان سنہ یکہزار
 تینتیس ہجری میں گوشہ نشین اور خلوت گزیدے
 اور ایک خاص جگہ اپنی مکان میں تفر فرمائی۔ کہ غیر
 او اگر نہ نماز جمعہ کے ایس جگہ سے باہر تشریف لے
 نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ نماز پنجگانہ بھی خلوت خانہ میں
 مع چند باران طہارت کرا دافرمانے تھے۔ اور وہ کو
 بغیر تمام سونے نماز کے باہر چلا آتے تھے۔ آٹھ من
 دم اسپر تک یہی گوشہ نشینی اور خلوت گزینی
 اور خلوت سے انقطاع کلی و بجهت دوری از
 میری مخدوم زادہ عارف ربانی صاحب اسرار
 حضرات شیخ محمد سعید و شیخ محمد محصوم سلہار یہا
 حضرت عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے

حضرت ایشاں و خلو تھانہ اچھا لیل میکرڈ۔ ناگا
بعد دوپہر شب اپنے روم آئے من بر منٹھے
نشتہ بودم و تبیج میخواندم و از ایشاں بیدار
کہ شام نماز ہیجہ گذارده اید۔ فرمودند کہ مہنوز گذارنا
چوں ملائے در خود بختیم بخاطر رسیدگی
و از بکشم بعد از ان بہ ہیجہ برخیزم لفظ خواب
کردند بعد از ان برخو استند و آب وضو طلبید
و منو میساختند۔ کہ از زبان من برآمد کہ مشغول
دانم نام کرا از ورق بستی محو کردہ باشند
و نام کرا ثابت و ہستہ۔ فرمودند کہ تو نابہ
شک ترد و سگونی۔ چہ ہستہ حال کسیکہ
می بیند می دانم کہ نام او چھفتہ وجود محو کردہ
و اشارہ بخود نمود۔ و نیز ہر دو مخدوم زادہ سلہما
رہبا از عصمت بنا نقل کردند کہ من از حضرت
ایشاں قدس سرہ الا قدس پرسیم کہ شامین
ہمہ انقطاع و اترو از خلق و این ہمہ بی تعلقی
و بی رغبتی با عیال و ملت ال چہ اختیار کرد
فرمودند کہ حقیقت آنست کہ من درین زندگی
خواسم مژد۔ و ایام وفات من بسیار
قریب ہست کسیکہ چنین احساس نماید اورا
می باید کہ خود را بزور عبادت اندازد

نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ فرمائی تھیں کہ شب بڑا
کو حضرت قدس سرہ و خلو تھانہ میں شہید یاری فرما
تھو۔ کہ یکا یک پھر رات گزرتی گئی کہ اندر مکان
تشریف لای۔ اور میں مصطفیٰ پر طہیجی کی تبیج پڑھ
رہی تھی یافت کیا میں نے کہ اپنی نماز عباد اکرنی فرمایا
ابھی نہیں چونکہ میں اپنے میں کسبہ سستی تھی
اسلئے دل میرا چاہتا ہے کہ قہری آرام کر کے واسطے
ہیجہ کے اٹھوں۔ بعد سکر ایک لفظ خواب ستر
فرما کر اٹھے۔ اور اپنی طلب کر کے چو کیا میری
زبان سے کلام خدا جاتاج کی رات کسکا نام نہ
ہستی سوٹایا گیا ہوگا۔ اور کسکا لکھا گیا ہوگا۔
ارشاد ہوا کہ تم رور و شک و نمود کے کہتی ہو
کیا حال ہوگا اس شخص کا جو جانتا اور کہتا ہے
کہ نام کسکا مٹا دیا گیا۔ انہیں اشارہ اپنی جگہ
تھا۔ اور یہی دونوں مخدوم زادہ سلہما رہبا حضرت
عصمت بناہ نقل کرتی ہیں کہ میں نے حضرت قدس سرہ الا قدس
سرافیت کیا کہ آپ نے بقدر اہل و عیال سے
بی رغبتی و خلق سے بے تعلقی کس لئے اختیار
فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا کہ زمانہ میری انتقال کا
بہت ہی نزدیک و نہایت ہی قریب ہے۔
چس بس آدمی کو ایسا معلوم ہو سکوزیا اولیج

و از تسبیح و استغفار و درود و تلاوت ذکر یک خطه
غافل نباشد از غیر حق بکلی قطع کند تا اگر غفلت گذارد
شما ہم مرا بحث بگذارید۔ و نیز ہر دو مخدوم زاد
از عصمت پناہ نقل کردند کہ قبل مرگ از حضرت
ایشان قدس سرہ پرسیدم کہ آثار یاں از حیوۃ
و سرانجام ارتحال شما ہویدا است ہشتیان
رفیق اعلیٰ پیدا است۔ پس اینہو تصدیق غیر است
کہ دافع بلیات است با وجہیست جواب این معجز
ہند خوانند مصرع

آج ملا واکنت سیوں سگری ملک دیوں د
اتوں حضرت ایشان بہت اتفاق میں پیش
میکردند۔

صنعت خیرات ستر اعلانیۃ لیلۃ خیرات
بجای آوردند۔ و نیز ہر دو مخدوم زاد ہا
نقل کردند کہ روزی در ایوانی کہ میگند راندند
تکیہ زدہ بودند۔ فرمودند کہ دریں سرما دین
خانہ خواب نخواہم کرد۔ عرض کردند کہ مگر
و خانہ کہ برائے خلوت است کروہ اید آنجا
خواب میکنید۔ فرمودند آنجا نیز نہ گفتند کہ پس کجا
خواب خواہید کرد۔ فرمودند ازین جا با ہم جانہ
تا خود بخود چنانہر خود۔ اتفاقاً درآمد۔ سراسر عالم

کہا کہ کو نبرد عبادت میں مشغول کری۔ اس صبح ہشتان
اور دو اور تلاوت قرآن مجید و ذکر و غیرہ سے
ایک دم غافل نہ ہو۔ اور غیر حق سے بالکل علیحدگی اختیار
کری۔ پس میں چاہتا ہوں کہ تم سب بھی مجھ کو خدا پر
چھوڑ دو۔ اور نہ ہی دنوں مخدوم زادہ عصمت پناہ
نقل کرتی ہیں کہ میں نے پہلی بار یکو حضرت قدس سرہ اللہ
سود یافت کیا کہ آپ میں نشانی تا ایسی کی نہ مل کر
اور سامان کوپ کا ظاہر ہے۔ اور شوق ملاقات
رفیق اعلیٰ باہر۔ پس اس قدر خیرات کہ دافع بلیات
کس لئے کرتے ہیں۔ جسکو جواب میں مع ہندی
مصرع آج ملا واکنت سیوں سگری ملک دیوں وار۔
یہی ہاگر بلجائے دیار تو جان مال سہتا کروں
الغرض حضرت قدس سرہ نے اس مدت میں
ظاہر و پوشیدہ ان دیات بہت کچھ خیرات
و مبرات کی۔ اور یہی دنوں مخدوم زادہ حضرت
عصمت پناہ ہی نقل کرتے ہیں کہ ایک وقت حضرت
قدس سرہ اس مکان میں کہ حسین بوداں آجکاتھا
تکیہ لگای ہوئی بیٹھے تھے۔ فرمایا کہ اگر کوئی میری جا میں
اس مکان میں نہیں ہونگا۔ لوگوں نے عرض کیا
شاید اس مکان میں کہ خلوت کے واسطے دوست فرمایا
قیام فرمائیں گے۔ ارشاد ہوا اس جگہ میری نہیں۔

رفتند و نیز ہر دو مخدوم زاد نعل کر دند کہ در سنہ
یکہزار و سبت چہارم کہ عمر ایشان در آن
سنہ پنجاہ و سہ سال بود۔ میفرمودند کہ عمر
خود را از شصت سال تجاوز نہ منیم
و آن قصہ مبرم مشہور میشود و در آن سنہ یکہزار
و سی و دوئم بمیر مجتہد و مرزاد قلمی منہ مود
کہ در بعضی طایفہ تاجیکانیا اجائے آخرت دادند
و ایام عمر نزدیک بہت و صایا یک یک
قلمی منہ مودند۔ اگر ذوق تفصیل این سنہ
مکتوبات آن حضرت قدس سرہ جمع نمایند
دو قفسے مخدوم زاد ہا بلا زمت آنحضرت
قدس سرہ بمیر رسیدند باب شان خلوت
کردند۔ و فرمودند کہ مرا با جہان و جہانیا
از باطنی نمادہ بہت۔ مرا می باید گذشت
ایشان بسیار اضطراب کردند۔
فرمودند کہ سنت اسلام قدیم شدہ آمدہ
اضطراب نباید کرد۔

و در سنہ یکہزار سی و سوم پیش از محال خورشید
ماہ کنایتی بمقرب آنحضرت خانانہ
صداوق خاں تقرب سفارش حاجت
نگارش منہ مودہ بودند فقیر آن وقت آنحضرت

پھر نہ ام فردا در عرض کی کہ پھر کہاں و فتنہ فرزند
ارشا گیا این مکانوں میں کسی میں نہیں گزیر جو بخود
ظاہر ہوتا ہے۔ اتفاقاً موسم سرائی آنکے اس عالم
فانی سے بعالم جاودانی طلت ہوئی و درختی و درخت
نفل کوٹے ہیں سنہ یکہزار چوبیس ہجری اسوقت
عمر انکی پچیس سال کی تھی۔ فرمایا کہ ساٹھ سال ہو زیادہ
ابنی عمر کو نہیں دیکھتا ہوں۔ اور بات قصہ مبرم
ظاہر ہوتی ہے۔ اور سنہ ایکہزار پچیس ہجری حشر شریف
دونوں مخدوموں کو تحریر فرمایا کہ زمانہ نامی ہرگز نزدیک
اسکو کہ اجازت نامہ نیا کہ عوض آخرت کائنات بہت
اور صبت ہی کا ایک نظام فرمائی جو کہ مفصل مکتوبات
مرقوم ہر جہت کہ دونوں مخدوم زادہ حشر شریف میں
آنحضرت قدس سرہ لائق کی ملازمت میں حاضر ہو
آپ تنہائی فرما کر ارشاد کیا کہ مجھ جہان و جہانیا
کچھ ہی فتنہ نہیں ہا۔ اب مجھ کو چھوڑ دینا چاہئے۔
یہ سکر و ساخبروں کو سخت پریشانی ہوئی۔ فرمایا کہ
طریقہ استدعا کا ہمیشہ سچا آداب ہے اسکی وجہ پریشانی
ہونا چاہئے۔ اور سنہ ایکہزار پچیس ہجری طلت فرمائی
مجھ پہنچے پشیر ایک حاجت مند کی سفارش میں ایک خط
مقرب حضرت خانانہ صداوق خاں کہ
تحریر فرما رہے تھے۔ اسوقت میں فقیر بھی حضرت

ابتداء بود و کس میراند و ایشان می نوشتند
فقیر طالع و نوشته بودند که معلوم شریف باشد
که بادشاه فقیر را خدمت مطلق فرمودند از آن وقت
خلوت و انزوا اختیار کرده است بنای آن
اوقات بحیثیت میگذرانند - چون در شهر سا
ربا سے مفت معلوم میشود کہ درین سال حیودنا
امید کہ خوشنوباشد -

چون خلوت ایشان شش ہفت ماہ کم و بیش
ایشان اعمار ضعیف النفس کہ ہر سال مرض
ایشان پیشیاد و ہم ہمراہ و گمان میں آن لو
ہفت ہفت می بچہ بود - و اکثر از سالہا سے دیگر
در کمال غلبہ از دیاد بودہ و مخلصان را اصول
صحت یاسے شدہ -

روزی بہار بانی محمد فرودہ حضرت شیخ محمد سعید
رہ فرمودند کہ امشب حضرت غوث الثقلین
قدس سرہ را در واقعہ دیدم - و در باب
سبب انواع عنایات و اشفاق بیفرمایند -
و زبان مبارک خود زبان میں انداختہ فرمودند
کہ مردم در سنی شعر ما اُفَلتَ شَمْسُ
الْأَوَّلِينَ وَ شَمْسُنَا أَبَدًا
عَلَى أَقْوَامٍ الْعَمَلِ الْاَلْعَرَبِ

خدمت اقدس میں حاضر تھا اور کس نے کر رہا تھا
اور انکی تحریر کو دیکھتا جا تا تھا لکھا تھا معلوم
ہوئی کہ جسے بادشاہ فقیر کو خدمت مطلق فرمایا
اسی وقت سے تنہائی اختیار کی ہے - بنایا
سبحانہ اوقات بحیثیت گزرتے ہیں - کیونکہ اس
میں ہر سال وہا ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اس سال میں زندگی و فاکرے بانی خوش ہو
جیکہ زمانہ تنہائی کا چہ سات مہینے کو ہو چکا
عارضہ ضعیف النفس کا جو کہ ہر سال آنحضرت
سرہ الاقدس کو ہوا کرتا تھا مع بخار کے لاحق ہوا
میرے خیال میں وہ دن شریف فی الحقیقہ کا
تھا - خدا مدامرض کے نسبت گنتہ سالوں
زیادہ تر تھے - مخلصوں کو صحت سیما ہوئی
نقل ہے کہ ایک روز عارف بانی میری خدمت فرما
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ فرمایا کہ آج کی رات
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کو مینے خواب میں
نہایت مہربانی اور عنایت سے بحال پرفراں
اور اپنی زبان مبارک کو میرے منہ میں ڈالکر
فرماتے ہیں کہ میری اس خرافت کج سمجھ
الْأَوَّلِينَ وَ شَمْسُنَا أَبَدًا
عَلَى أَقْوَامٍ الْعَمَلِ الْاَلْعَرَبِ

و قول قد می هذی علی رقبۃ کل
 ولی اللہ حیرانہ حل آن نبویہ ترا
 ازین ضعف صحت بہت و دران ضعف شوق
 تقاضی پریشان بسیار غالب ہوا و دران
 شوق گریہ پریشان متوالی شدہ و ہمیشہ بکلمہ اللہم
 الفتی الا علی طلب احسان می بودند و میفرمود
 کہ اگر طبیب بگوید کہ مرض تو علاج پذیر نیست حدیث
 شکر اللہ تعالیٰ اتفاق کنم بعد عارف بانی
 مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ اشدر بہ
 مرض کردند کہ حضرت سلامت چہا بر این ہمہ
 شفق و مہربانی فرماید۔ فرمودند کہ خدا غفور و رحیم
 از شما احب بہت انشاء اللہ تعالیٰ شفقت
 و اعانت بعد حلت پادہ از حال حیات کرد
 خواہد شد کہ اینجاملاق بشری در بعضی اوقات
 مانع اعانت توجہ بہت بعد موت بہت
 و فرائع بہت نیز از ان حضرت مخدوم فرادہ منقول
 کہ ضعف ایشان بلب با شدت می پوشت
 و اکثر بے آرام و بقرار می ساخت چون بوشید
 تخفیف دران ضعف میرفت حسرت و افسوس
 بر فغان شدائد و محن شینہ کہ ایشان اعیان
 و لذات بزم کردند و میفرمودند نسبتے کہ در مجموع

اور اس فتح میں قد می ہند علی رقبۃ کل
 ولی اللہ کے میں آدمی حیران میں حل اسکا کلہ
 اس ضعف و تمکو صحت حاصل ہوگی۔
 چونکہ اس ضعف میں شوق ملاقات تکلیف حضرت بہت
 غالب تھا کہ بسبب کمال شوق کے گریہ زاری ہوتا
 ہوا۔ حتیٰ کہ اس کلمے کی ساتھ و مہم طلب اللہ
 تہی۔ اللہم رفقہ الا علی۔
 اور فرماتے تھے کہ اگر کوئی طبیب کہے کہ تمہاری بیماری
 کا علاج نہیں ہے تو سورہ پادہ خدا میں قوں
 بعد شکر عارف بانی میرے مخدوم زادہ حضرت
 شیخ محمد سعید سلمہ سے عرض کیا کہ حضرت
 سلامت اس قدر مہربانی اور بے شفق و مہربانی
 فرمادے کہ اللہ تعالیٰ نے پادہ دوست
 انشاء اللہ بعد حلت کے نیکے حالت حیات کی
 نسبت پادہ تر مہربانی اور اعانت کیجاوگی
 اسلی کہ تعلق بشری بعض وقتوں میں مانع اعانت
 توجہ کے مانع ہی اور بعد انتقال کے
 چونکہ فراغت و تحریر کوئی مانع نہیں
 اور یہی میرے مخدوم زادہ کی منقول ہے کہ حضرت
 قدس سرہ کورات میں پادہ رضعہ ہوتا تھا
 یہاں تک کہ بقرار کرتا تھا اور دن میں کم

رومی آرد و ملاوتی کہ در عین مرارت و سختی
 معاملہ عافیت یان نسبت ارادہ آن بسین
 در نیولا بحکم بشارت غوث الاعظم قدس سرہ
 فرصتے و تخفیفے در ان ضعف رفت و ابلبلوتا
 بنوید صحت ایشان سرور سا عقدہ آنحضرت
 محزون گشتند و فرمودند سبحان اللہ تاکہ
 آن معاملات کہ درین پس مانا امیدی و در
 مندی مشاہدہ میسر کردم درین وقت
 وجہ صحت ہمہ ستو گشت۔ اما چون حضرت
 ایشان را ہمیشہ موجب گل یو مہوئی نشنا
 آنا مانا معاملات جبدا و نسبتہا تازہ روید
 و مقتضای ہر مقام محکوم حکمے میشدند۔
 فقدان سبب چیز و حق ایشان باعث
 غرامت نبود۔

کہ خلیل با خلیل نا روستاں بکشت
 و تبارخ و وار دیم محرم ۱۲۳۷ لکھنؤ رسی چاکا
 گفتہ بودند کہ مر فرمودند کہ میان خیل و بیجاہ
 روز تعمیر تو خواہ شد۔

و ستمان را گماں آن شدہ بود کہ سبب
 وصال ایشان بہر ضعف باشد۔ چون
 ضعف نہ کرد و صحت آورد بحدیکہ انار سی

رات کی سختی کے کم مہیا فیہ حسرت بفسوس
 کرتے تھے مگر واسطے کہ وہ تکلیف و آرامی کر
 عین راحت و لذت تھی۔ اور فرمائی تھیں جو
 او ملاوت سختی کی حالت میں حاصل ہوتی ہے
 وہ امت عافیت میں ہرگز نہیں ملتی۔

حاصل کلام یہ کہ موجب بشارت غوث
 غوث الاعظم قدس سرہ کی حضرت کی صحت
 حال ہوئی۔ اور ضعف جبارہ طیبہ اور سردی
 و پاکیزہ خوشی کی سنائی۔ آنحضرت قدس سرہ
 فرمایا سبحان اللہ جو معاملات کہ حالت
 مایوسی اور رندی میں حاصل تھے۔ وہ سب
 سخت کے سبب پوشت ہو گئے۔ چونکہ آنحضرت
 قدس سرہ کو ہمیشہ موجب گل یو مہوئی نشنا
 آنا مانا معاملات جدا گانہ اور فیاض روزانہ رتی
 بر تہیں اس واسطے کسی خیر کا مانا آپ کے حق میں نقصان
 کا نہ تھا۔ کہ در کونست سادہ آگاہی و بار بار
 اور سرخ و مزاد فرماتے کہ باریہ و تاریخ محرم ۱۲۳۷
 لکھنؤ چوبیس میں مجھے فرمایا کہ پائیکل و چاکا
 کہ در میان مقبرہ ہوگا۔ شہداء و انکو گماں ہوا کہ شاید
 اسی ضعف میں آکا وصال ہوگا کیونکہ ضعف و
 بصحت آیا۔ یہاں تک کہ آپ واسطے نماز کے مسجد

غالباً ایک ہفتہ مسجد نماز گزار رہے ہوں۔
 روزے عافیت نصیب شان گشت
 رازاں واقعہ کہ فرمودہ بودند کہ در میان
 چهل و پنجاه روز مرایہ گذشت
 و ہرے طاری شد و آن مشہور را برداشت
 عمل نمودند۔ و تاویلات و تعبیرات کردہ
 تسلی خاطر خود میکردند۔

اما آنحضرت از روز وصول آن خطاب نمود
 ایام میکردند و منتظر نوید وصال میبودند۔
 چنانچہ در شب پنجشنبہ سبت و دوم منقر
 محضر اصحاب فرمودند کہ امروز از آن معانیہ
 روز سہ تا دین ہر روز چہ شود۔

مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم سلمی
 فعل کردند کہ دریں ایام صحت فرمودند کہ ہر
 کہ حصول آن در حق شہر منصوبست
 و مکمل الحصول الطبیعی آن سر و علیہ علی الصلوۃ والسلام
 مرخصیہ از آن محل گشت۔ مخدوم زادگی سبب
 کہ ازین سخن خاطر من بسیار پریشان شد کہ این سخن با کلمہ
 الْيَوْمَ تَمُوتُ لَكُمْ دِينُكُمْ وَانْتُمْ عَلَيْكُمْ
 قِيَمَةُ حَسَنَاتِكُمْ لَكُمْ الْاِسْلَامُ دِينًا
 ی ماند گر ایشان از عالم خوابہ برد۔ ازین خطر

جائز اور نماز باجماعت و افرائیہ اسید ایک
 ہفتہ گذر گیا۔ لوگوں کے خیال سے فرما
 جائیں اور پچاس کا ہانا رہا۔ اسکو اور
 محل کرتے تھے۔ تعبیرات اور تاویلات کر رہے
 دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتے تھے۔

لیکن آنحضرت قدس ہا لاقہ من صال کے دن کے
 منتظر تھے۔ اور ملاقات کے دنوں کو گنتی نہ
 چنانچہ عبرت کی اثبات میں فرمودہ
 فرمایا۔ کہ آج کا دن اُس معاملہ کا جالیوں
 ہے۔ دیکھئے اس دن میں کیا ہوا۔

اور یہی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد معصوم سلمی
 فعل کرتے ہیں کہ انہیں ایام صحت میں آنحضرت
 فرمایا جو کہاں کہ انسان کو اس کے مخصوص
 الحصول میں بطریق حیات سالکات صلی
 علیہ وآلہ وسلم کے مجکرات سے حصہ حاصل ہوا
 مخدوم زادہ سیر فرماتے ہیں کہ اس بات کے
 سننے سے میرا دل سخت پریشان ہوا۔
 اور سمجھا میں کہ یقیناً آیہ کریمہ الْيَوْمَ تَمُوتُ لَكُمْ
 دِينُكُمْ وَانْتُمْ عَلَيْكُمْ قِيَمَةُ حَسَنَاتِكُمْ
 دَر حَسَنَاتِكُمْ لَكُمْ الْاِسْلَامُ دِينًا
 شاید اس عالم سے کچھ فراموشی ہو۔ بلکہ اس خطرہ

بسیار خوش تفرقہ کشیدم و روز بخشنہ
بست و سوم سفر وقت عصر قبا اقصیٰ قسمت
میکردند۔ و در آن وقت فزنی تنہا پوشیدہ
بودند و در قباے فزنی قباے دیگر بسیل
مقتاد نبود سردی در آنست کہ وقت دواز
صاحب فاش شدند۔

و عارف بانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد مصوم
سلمہ را نقل کرد کہ آنحضرت میں شب و قیام
بزجاستند و وضو مانتند۔ و نماز تہجد ایستاد
گذاشتند۔ و فرمودند کہ این آخر تہجد است
بناظر فقیری آید کہ بعد از بیماری صحت یافتہ باز
بیار شدن و از عالم فتن گویا و بمعنی نیز اتباع انوار
کائنات علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام نصیب این
شد۔ زیرا کہ آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز از
مرض صحت یافتہ بودند۔ بقا سلمہ قلیلہ باریار
شدہ اند و در آن بیماری از عالم رفتہ۔

و عارف بانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید و
و شیخ محمد مصوم سلمہ را نقل کرد کہ دریں
ضعف بہ حافظہ عبدالرشید فرمودند کہ دو
روپہ را انگشت بچیت منتقل یار۔

بہت کہ مددہ و ریشانی کھنجا بنیہ۔ بیا نکند
جمع است در تہیویں تا پنج صفر کو وقت عصر کے
قبائیں مونیوں کو تقسیم فرماتے تھے۔ اس وقت
آپ فقط فرمی پہنے ہوئے تھے جیسے کہ
حسابات پنج قبا کے فرمی پہنے تھے اس وقت
قبائیں۔ سردی کی وجہ سے بخارا لیا اور آپ بیت
میرے مخدوم زادہ عارف بانی حضرت شیخ محمد مصوم
سلمہ را نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت اس بات وقت
تہجد کے اٹھے اور منکر کے نماز تہجد پڑھے
ہو کر پڑی۔ اور فرمایا کہ یہ آخری تہجد ہماری ہے
بقرآن سننے اس بات کے میرے دل میں آبا کہ بیک
صحت اگر پھر بیمار ہونا اگر اس عالم سے علیت کے
اسلو کہ ہمیں ہی پیروی جناب شریعہ عالم علی
علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ وہ ہی آنحضرت قدس سرہ
کو نصیب ہو۔ چونکہ جناب کے و عالم علی الصلوٰۃ
بہی اس طرح یہاں سے صحت پا کر چند روز بعد بیمار
ہو کر اس عالم سے علیت فرما ہوئے۔

میرے مخدوم زادہ عارف بانی حضرت خواجہ
شیخ محمد سعید اور خواجہ شیخ محمد مصوم سلمہ را
نقل کرتے ہیں کہ اسی حالت ضعف میں حافظہ
عبدالرشید سے فرمایا کہ دو روپہ کے کوٹلا

بعد ازاں فرمودند کہ یک ونہ را بیازند کہ کا
در دل بگوید کہ فرصت کجاست کہ نگشت
سخنہ شود شیخ عبید اللہ عرض کرد کہ حضرت
چوں ایام سراسر است بکار خواہ آمد۔
فرمودند کہ ملا عبید اللہ ہمارے وقت کجا
اماچیں کہند چوں نگشت آوردند۔ نگشت
میکرد پیرے خودہ اگر زند۔ و فرمودند کہ نقطہ
برائے ما کفایت خواہ کرد۔

باقی باندروں داوند۔ و آن انگشت کہ برائے
خودہ اگر دہ بود۔ در ساعت مصالح ایشان
باتمام رسیدہ دیگر انگشت نماذنین عرض فرمودہ معلوم
بر آنحضرت زیادہ تراز حال صحت بودہ۔

و مخدوم زادہ ہائے عالی منزلت در منقبتہ طہو
می آوردند۔ روزے بیان معارف و سخاوت
میکردند۔ و بسیار سرگرم بودند چوں مقتضائے
ضعف این تنہم نگم نبود۔ حضرت مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد عبید اللہ را بہ عرض کردند کہ حضرت
سلامت ضعف شما تحمل این کلام نمیکند۔
معارف آثار و صفات حق تعالی کہ فیہ فرمود
کہ وقت کجاست فرصت کرا شاید کہ وقت
دیگر زبان باری نکند و حضرت ایشان را

انگشتی کے لاؤ۔ بعد اس کے ارشاد ہوا کہ ایک ہی ہاتھ
لاؤ۔ اس واسطے کہ کوئی واعظ نہیں کہتا ہے کہ اس قدر
فرصت کہاں ہے۔ جو دور روپہ کے کوئلہ جلاؤ
شیخ خیادم فرمایا کہ حضرت سلامت نا
سردی کا ہے کام آئیے۔ اس پر فرمایا کہ ملا
اس قدر داری وقت اور زندگی کی امید کہاں
مکرایا ہی کرو۔ جبکہ سب کے دل آگے۔ انہیں سب کا
کہ جدا فرمایا کہ اس قدر ہمارے واسطے کافی ہیں۔
اور باقی اگر روپیہ کے زمانہ میں چھوڑ دو۔
اپنے واسطے جو اگر روپیہ کے جدا کئے تھو وہ وصال
وقت تک ختم ہو۔ اس حالت میں صحت
کی حالت سے زیادہ معلوم اور معارف و مختصر
ظاہر ہو کہ دونوں مخدوم زادہ عالی منزلت کے
ظاہر ہویدا کیا۔ اگر معارف و سخاوت کے
بیان میں ایسے سرگرم تھے کہ ضعف و ناتوانی
سبب عافیت گویائی کی نہ رہی۔ مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد عبید اللہ سے عرض کی کہ حضرت
ضعف آپ کو بہت ہو گیا ہے۔ بیان معارف کر
محکم کے وقت تک قوت کچھ۔ ارشاد ہوا کہ
آئندہ وقت کہاں ہے۔ اور حضرت کی کوہ
شاید دوسرے وقت بیان ہی نہ کریں۔ باوجود

ہمہ نماز پابجے جماعت گزارند الا ماشاء اللہ
 و قریبہ و جلسہ نماز ترک فرمودند۔ و ادعیہ اوراد
 پر سیل ممتا و میواندند۔ و وسیع دقیقہ از دعا
 شریعت و وسیع ادب سے نماز آداب اعمال
 فرو گذاشت نکردند۔

و سرمود در رعایت جزئیات و دقیقہ ملت
 بیضا از حال صحت تفاوت بنودہ۔

و در آخر شب شبہ شنبہ کہ روز وصال ایشان
 بود۔ فرمودند از صبح لیل اشتیاق وصال حق
 جل و علی یابین عبارت گفتند۔ و اشارت
 بعباس بن وروصال کردند۔ و بخدمہ حضور کیا
 راری ایشان میکردند۔ در آن شب فرمودند
 کہ شباب یا محنت کشیدید۔ ہمیں محنت بیشک
 و آخر ما ضعف استغراق و فرنگی برایشان
 غالب شدہ بود۔

و آن وقت عبارت بانی مخدوم رادگی حضرت
 شیخ محمد سعید سلمہ بہ عرض کردند کہ حضرت سلمہ
 این غیبت شما از استغراق بہت با از خواب
 فرمودند کہ از استغراق بہت بعضی مسائل
 و حقائق در میان بہت۔

نوجہ یکم نام کا ہو کشوف و نام سرد

اونی تو انکو کوئی نماز آنحضرت سے سرزد نہ ہوا
 کہ نہ پڑھی۔ الا ماشاء اللہ کیا کیا ہے فرمود
 جلسہ و افراتے تھو۔ بلکہ دعا اور طیفہ پڑھنا
 سب و افراتے تھو۔ اور کوئی دقیقہ وقایہ سر
 سر اور کوئی آداب اعمال سے ترک فرمایا۔

اصلاً سر ہر محال صحت سے کسی خیانت یا غیبت
 طرح کا فرق نہوا۔ آخرات منگل میں کہ در وصال

آنحضرت قدس سرہ کا تھا فرمایا الطبع لیس
 یعنی مسح ہوا ی رات اشتیاق وصال حق
 جل و علی میں ساتھ اس عبارت بالاکے گویا ہو
 اور در آن حال کا مقرر فرمایا۔ جو خدام یا راری
 اور خدمت گزار کیے واسطے حضور میں حاضر تھے
 انہیں اس رات میں فرمایا کہ تم نے بہت محنت
 اوٹھائی اب یہی رات محنت کی ہے۔

اسکے بعد سبب ضعف کہ استغراق اور بھوشی
 آپ طاری ہوئی۔ اسوقت عارت ربانی
 میرے مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ
 عرض کی کہ حضرت سلامت یہ غیبت کہو شیخ

سے ہے یا خواب ہے۔
 ارشاد ہوا کہ استغراق سے ہی بعض معاملات
 اور حقائق پیش میں۔ اسلئے ترجیح کرنا ہوں

و ان معاملات را با ایشان بیان فرمودند
و ان معارف از غوامض اسرار لوده و اکثر اوقات
درین من و صایا میفرمودند و تخریص بکثرت
سنت سنیہ التزام ملت ضمیمہ میکردند و غیر
که شریعت ایدان خود خواہید گرفت۔

و نیز فرمودند کہ النَّصِيحَةُ هِيَ الدِّينُ
صاحب شریعت پیچ دقیقہ از دقائق
نصح فرز گذاشته۔

و نیز فرمودند کہ تخمینہ کفین بر کلمات اتباع
نبوی علی مصداق ہذا الصلوٰۃ والسلام
رعایت حدود شرعیہ بجا خواہید آورد و قبل
ازین صحبت بناہ فرمودہ بودند کہ چنان معلوم
کہ از مال من پیش از تو خواہد شد۔

باید بحالغ مہر کفن من بہازی۔

و نیز رسمیت فرمودند کہ قبر مراد را گننام خواہ
ساخت۔ محمد و مراد کی حضرت شیخ محمد سعید
رابعین کردند کہ حضرت سلامت قبل ازین
شما فرمودہ بودند کہ قبر من در گنبد فرزند ی
محمد صادق خواہد شد۔

و ان موضع را نفیس فرمودہ بودند شرافت
و برکت سوزانیت آنجا را بیان نمودہ بودند۔

ناکہ ظاہر ہو جائیں اور اختتام کو پہنچیں اور ان
معاملات کو انشوری بنایا۔ وہ اسد علی کو اسرار
کی بات کیاں تھیں۔ اس بیماری میں اکثر اوقات
وصیت بھی فرماتے اور اتباع شریعت بلند و بلند
ملت پسند کی غنیمت لائے تھے۔ اور فرماتے
کہ شریعت کو دانتوں سے بکڑو۔

اور یہی اس وقت ارشاد ہوا النَّصِيحَةُ هِيَ
الدِّينُ یعنی نصیحت ہی دین ہے۔ صاحب سنیہ
کوئی باریکی نصیحت کی نہیں چھوڑی ہے۔

اور یہی فرمایا کہ میری پچھڑ و کفین میں اتباع نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم اور رعایت مشروع کی بجا
اس سے پہلے حضرت عصمت بنا کر فرمایا تھا۔

ایسا معلوم ہوتا کہ میں نہاے سے پاس سے
غفر بے حلت کرونگا۔ اپنے مہر کے پروردگار

سویہ کفن تیار کرانا۔ اور یہی وصیت بنا
کہ گننام جگہ میں میری قبر بنانا۔ اس پر
محمد و مراد حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربیعین

کہ حضرت سلامت آنی اس سے پہلے
فرمایا تھا۔ کہ ہمارے قبر گنبد میں فرزند محمد

کی ہوگی اور جگہ قبر کی یہی ہے نفیس فرمادی
اور شرافت و برکت و انوار اس جگہ کی بات فرمادی

اتحاد نہیں میفرماتے تھے کہ بے گفتمہ بودم۔ اما اکی
 شوق میں نہیں بہت۔ و اگر چنین کنند نزدیک
 والد زہر گوار نگہ دارند۔ و اگر ایہم نباشد رابع
 نگاہ دارند و قبر را خام گذارند و می گفتند چو
 مخدوم زادگی دیں اموال بتادگی کردند۔
 فرمودند کہ شما مختارید بصلح شما گذارم۔ و بعد
 آخر فرمودند کہ استنجا میکنم اگر طشت بیارند
 اتفاقاً سولانا محمد با شمع خادم طشت معبود گوی
 دردی انداختہ بودند نیاز در دو طرف برگی آورد
 فرمودند کہ درین طرف قطرات خوانند حسب
 ہاں طشت بیارچوں قرب وصال ایشان
 مخطوبہ چکیس نبود و عرض کرد کہ میخواہم
 کہ فاروہ بکیم نہایتیم۔ فرمودند کہ مرا بردارید
 کہ من پل میکنم۔
 برداشتند و فرارش بر نشانند۔

دریجا چند چیز بخاطر فاتر میرسد کہ چون ایشان
 با طہارت نماز بخبر بودند۔

و معلوم ایشان بود کہ وقت ارتحال نزدیک
 تر بہت۔ بخوابستند کہ بے طہارت
 وصال نہ نمایند۔

کہ فضائل مقبول من شدن طہارت بسیار است

ایک ایسا فرماتے ہیں۔ فرمایا ہاں میری کھانا تھا
 لیکن اس وقت بھی یہی شوق ہی۔ لکن تو یہ مخطوبہ
 تو قبر میں والد زہر گوار کے دفن کیجیو۔

اور اگر یہ بات بھی منظور نہ ہو۔ تو باغ میں دفن کیجیو
 اور قبر میری کچی رکھنا۔ پختہ نہ بنانا۔ جبکہ مخدوم
 فرمایا کہ بہت کچھ اصرار کیا۔ تو فرمایا کہ تمہاری راہ پر
 چوڑا سینے جو مناسب ہو کیجیو۔ رحلت سے پہلے
 فرمایا کہ میں استنجا کروں گا اگر طشت لاؤ
 اتفاقاً سولانا محمد با شمع خادم طشت بغیر
 ریت کا لاؤ۔ جس میں ریت نہا اس طشت کو نہ لاؤ
 فرمایا کہ اس طشت میں قطرے اڑینگے۔
 ریت کا لاؤ۔ چونکہ کسب کو گمان آئی کہ وہ صاب
 کا تھا عرض کیا کہ فاروہ جسکیم کو دکھائی گئی
 فرمایا کہ بھلا اٹھاؤ اب میں مٹیاب لکروں گا۔
 پس لوگوں نے اٹھا کر بستر پر بٹھا دیا۔

اس جگہ مولف لکھتا ہے کہ اس وقت چند باتیں
 میری خیال میں آئیں وہ یہ کہ آنحضرت نماز فجر تک
 با طہارت تھے۔ اور یہ آپ کو معلوم تھا کہ وہ
 رحلت کا بہت قریب ہے۔ بنا ہوا اپنے کہ طہارت
 طہارت کے رحلت فرمائیں۔ اس واسطے کہ طہارت کے
 ساتھ رحلت کرنا بہت فضائل ہیں۔

اگر فرمودند کہ قطراتِ اہند حبیبِ شادہ بچہ
 استنزلہو من البؤل فان
 عامۃ عذاب القبر منہ
 کر دند و ایما و شیت بر محفوظ گشتن خود ازاں
 نمودند۔ دیگر آنکہ چون مذکور حکیم ظاہر شدہ ازاں
 اعراض فرمودند۔ بحدیکہ ترک بول کر دند۔

و چون عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمیٰ
 سرعت نفس ایشان مطالعہ نمودند۔

باختصار عرض نمودند کہ حضرت سلامتِ طبعیت
 شما چون است۔ فرمودند کہ ما خوب ایم ایشان
 حضرت کرامِ خوبست کہ شمارا باین حال می بینم
 فرمودند کہ آن درکت نماز مارا کافیست مولانا
 محمد ششم خادم نقل کردہ کہ فرمودند درکت نماز
 کہ کرویم کافیست و لفظ آن منت بودہ این آری
 تکلم حضرت ایشان است ثبوت رسیدہ کہ
 اخیر تکلم جمیع انبیاء بارہ نماز بودہ۔ ایشان گویا
 اتباع انبیاء علیہم الصلوٰۃ و تسلیات نمودند۔
 بعد از خطہ جان گرامی از جسد شریف آنحضرت مغایرت
 نمود۔ اَللّٰہُمَّ اِنَّا اِلَیْہِ اَجُوْن۔

و وقت سال مضطجع بر زمین خود بودند۔ و کف
 دست راست زیر رخسارہ راست نہادہ بودند۔

اور یہ جو فرمایا کہ چنیشیل ٹریجی بار شادہ حدیث سنن
 کی طرف تھا۔ وہ حدیث یہ ہے استنزلہو من البؤل
 البؤل فان عامۃ عذاب القبر منہ
 یعنی جو پیشاب کے قطروں سے واسطے کہ اکثر قبر کا
 عذاب اسکی سبب ہوتا ہے۔ دوسرے حکیم کا جو ذکر آیا
 اس سے اعراض فرمایا۔ یہاں تک کہ پیشاب کے نازک کیا
 جبکہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمیٰ نے
 آنحضرت کے سانس زیادہ چلتا ہوا پایا۔ بیقرار ہو کر غریب
 کہ حضرت سلامتِ پاک و مزاج کا حال کیا ہے۔

فرمایا کہ میں بہت اچھا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا
 کہ آپ کو ایں عالم میں بچتا ہوں۔ کونسی جوبی ہو۔
 فرمایا وہ دو رکعت نماز ہلکوکافی ہے۔ اور مولانا
 محمد ششم آپ کے خادم نقل کرتے ہیں کہ فرمایا یہ دو رکعت
 نماز جو پڑھیں منے کافی ہیں لفظ آن کا نقل آیا۔
 یا آخری گفتگو حضرت کی تھی۔ یہ بات ثابت ہو کہ آخر
 کلمہ تمام انبیاء کا نماز کے بابت یہی گویا آنحضرت
 قدس سرہ ہی انبیاء علیہم السلام کا اتباع کیا۔

بعد ایک لفظ کے جان گرامی آپ کے جسم مبارک کی
 علیحدہ ہوئی۔ اَللّٰہُمَّ اِنَّا اِلَیْہِ اَجُوْن اور آپ کو دھکا
 کی وقت کیفیت تھی کہ دامنے ہاتھ کی پھیل سیل
 رخسارہ کی نیچے تھی۔ گویا کہ قبائروں کی طبعیت

درستقبال قبایہ داشتند بطریق منقبت لازم است
و آن روز سہ شنبہ بود۔ اول وقت صبح سبت ہفتم
شہر صفر سنہ ۱۰۰۰ کچہ از سی چہارم و عمر شریف ایشان
موافق نہ شریف نبوی بود علیہ الصلوٰۃ والسلام
گویا این دقیقہ اتباع راتیر فرد گذاشت نکرند و نہ
از تاریخ وصال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیشتر از کمال
فرمودند۔

چہ بر قول اکثر علماء آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام دوم
ربیع الاول ریحال فرمودہ اند و ایشان سبت ہفتم
صفر و سبت ہفتم ہلال ربیع الاول نمودار گشت۔
پس باین حساب سہ و پینچ غیر خود علیہ الصلوٰۃ والسلام
از عالم منتشد۔

گویا رعایت دیکہ نہ نسبت بآنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام
تا جمیع امور برابری لازم نہاید۔ و گمان قاصرین حقیر
ایام بیماری ایشان بعد و سالہا عمر ایشان بود۔
بحکم حدیث محمدی ص و کفارہ ستائید
مرض ہر روز کفارہ ہر سال ایشان گردانید
اکتوں کرامات وصال حضرت ایشان نقل کنیم
این حقیر در وقت غسل ایشان حاضر بود و متبککہ
مخاستند کہ بحیث غسل بجا ایشان آید دیدیم کہ دستہا
تافت بستہ اند۔

خواب نہ رحمت فرما رہے تھے۔ سنہ ۱۰۰۰ کچہ از
چوتیس و پنج تاریخ انیسویں صفر کو متعل کے دن سبت
کی وقت علت فرما ہوئی۔ عمر شریف آپ کی موافق
نہ شریف جناب سالت تاب صلی اللہ علیہ وسلم
کر ہوئی۔ گویا کہ کوئی دقیقہ اتباع کا نہیں ہوا۔
لیکن بسبب رعایت دیکہ تا کہ جمیع امور میں برابری
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازم
تین دن پہلے تاریخ وصال بجا آتا تھا صلی اللہ
علیہ وسلم سے انتقال فرمایا۔ باین حساب کہ
تاریخ انتقال کو ہلال ماہ ربیع الاول کا دیکھا گیا۔
اور دوسری تاریخ ربیع الاول کو حضرت سرور عالم صلی
علیہ وسلم اس جہاں سے طلع فرما ہو۔
اور آنحضرت قدس سرہ الاقدس انیسویں صفر کو
حالت گزیر ہوئے۔ گمان قاصرین حقیر کے
زمانہ بیماری آنحضرت کا ساہبا عمر کے برابر تھا۔
بوجہ حدیث شریف محمدی ص و کفارہ ستائید
یعنی اگر روز کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے۔ یہ
اب یہاں سے وہ کراستیں جو بعد وصال آنحضرت
ظاہر نہیں نقل کرتا ہوں۔ کہ غسل دینے کے وقت
آنحضرت کے پیغمبر موجود تھا۔ جس وقت غسل ہو
کہ ہرے اندر سے دیکھا میں نے کہ دونوں ہاتھوں کو

واہیام بخضر حلقہ دادہ چنانکہ در نماز مستحب۔
دین ازین عبارت حال حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد
سلار نے دستہا و پائہا ایشان را دراز کرد و بوند
چنانکہ متعارف است۔

چوں دریں وقت بغض بین مشاہدہ کردند حضار
بیا تعجب نمود۔ و این قبیل بدین از اعظم خزان
و عجیبہ امات است کہ از حضرت ایشان بعد از سید
دو چوں جا بہا فرود آوردند۔ و بر سر غسل مستلئے
کردند۔ در آن حال کہ پای مبارک ایشان بجانب
مغرب کے دو بودند۔ و سر مبارک بجانب مشرق
سفلون است۔ چنانکہ در وقت الاحیاء غیر آن
کشف و سیر بین است۔ و دیدیم کہ نیم فرمودند تا بہر
غسل بودند۔ و شہد تعجب حضار زیادہ شد
بعد از این ایشان را و نمود اند و دستہا مبارک ایشان
باز دراز کردند و راست ساختند۔

و بر بار خلیع گردانید و غسل طہ میں کردند۔
چوں بر جانب یمن خلیع ساختند باز دست آ
بر دست چپ بستند۔ و چوں خلیع تنہا بیرون بایست
دست است و دست چپ منی است و سوی افتاد۔ اما چنان
بقتیاد و قہر بعض کہ وہ بودند کہ نہ افتاد۔

حالاکہ اعتقاد شریف ایشان از سر و جسم تمیز بود

آیات پرانہ ہی ہوئی ہیں۔ اور انگوٹھے کو سنا چکایا
حلقہ کی ہوئی ہیں جیسے کہ نماز میں مستحب۔ باوجود کہ
ملک نے مال کے بعد حضرت مخدوم زادگی محمد سید نے
ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو دراز کر دیا تھا۔

جیسا کہ دستور یہ جو وقت کہ دونوں ہاتھ حضرت
قدس سرہ اللہ سے کے مات پر بند ہو چکے۔

حاضرین کو نہایت ہی تعجب تھا۔ کہ عجیب کہ است
حضرت کا ظاہر ہوئی۔ اور جب لباس مبارک جب سے

انار اور تخت پر لٹایا تو دیکھا۔ کہ بطریق مسنون
پای مبارک جانب مغرب و فرق سمت میں نظر

مشرق خود بخود ہوجھا کہ وقت الاحیاء غیر کشف
اور سیر سے ظاہر ہے۔ دیکھا مینے کہ آپ کے ہاتھ

اور غسل کے وقت مسکراتی رہے حاضرین کو اس بات
اور زیادہ تعجب ہوا۔ جو وقت آپ کو وضو کرانے

دونوں ہاتھوں کو سید با پہیلاد۔ اور انہی کو
آپ کو کر سید ہی جانب نہلایا۔ اور جب سید

طرف کر دیا آپ نے سید ہاتھ کو اٹھے پر باندھ لیا۔
حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ سید ہی و لٹائی میں سید

انگوٹھ پر ہرگز نہیں ٹھہرنا ہے۔ اور گڑ پڑا ہی۔ مگر آپ نے
گروا اپنے اختیار اور قوت پر لیا تھا کہ نہ گرا

حالانکہ اعتقاد شریف آپ کو کسی بھی زیادہ تر زم تر

چون عبد اللہ ایشاں را حجت تکفین بخش آوردند
 و دستہا و راز گردند حضار می دیدند کہ برستہا سبک
 با ہم سے آمدند تا آنکہ بر بند و چیت بد راست بیا
 قبض کردند۔ و خضر را با بہام ملقبہ دادند۔ چنانکہ
 نماز مند و است۔ غوغا از حضار برخاست عارت
 ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ رہ فرمود
 کہ چون معنی ایشاں را این است بگذارید بصدق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَمَّا تَعَيَّنَ مَوْلَاكَ ذَاكَ
 فَضَّلَ اللَّهُ يُؤْتِيهِ مِنْ لَيْثَاءِ
 وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

و ایشاں را البہ جامہ سفید تکفین نمودند۔ لغاد
 و قبض و ازار و چاک قبض از دوطرف منکبین کرد و پود چاک
 از روی رو یا مفتی بہت۔ ایشاں اعمامہ بذا
 چہ اتفاق جمیع محدثان و فقہا بر آن رفتہ کہ آن سرور
 صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ ندادہ اند و کہ حضرت ابوبکر
 را رضی اللہ تعالیٰ عنہ چنانچہ از صحاح و اصول استفاد
 و در جامع الرموز از زاہدی نقل کردہ کہ اصح آنست
 کہ عمامہ و کفن مکروہ است۔

و عبارت امام ابن ہمام در شرح ہدایہ نیز مشعر بر این
 است۔

حیکہ آنحضرت کر لاشہ مبارک و مقدس غسل مینے کے بعد
 واسطے کفن پہناؤ کے لائے اور ساتوں کو سپرد کیا۔
 حاضرین دیکھ رہے تھے کہ دست مبارک پہرا ہم آئے۔
 یہاں تک کہ اُسے ہاتھ کے پھینچے پر دانے ہاتھ کو نہا
 کر نیچے باندھ لیا۔ اور ٹھیکہا کو انگوٹھ کے ساتھ ملقبہ کیا۔

جیسا کہ نمازیں سنیں کہ حاضرین نے عجیب آہیں
 دیکھ کر شور مچایا۔ اسوقت میر محمد دم زادہ حضرت
 شیخ محمد سعید سلمہ رہ فرمایا کہ مرضی حضرت کی یہی ہے
 اسطرح ہو پڑو۔ سچ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے۔ یعنی حطیخ زندگی بسر کرنا میں اسطرح
 مرتزی ہیں۔ یہاں تک کہ فضل ہے۔ جاکو چاہی دیوے
 اور اللہ صاحب فضل بڑے بکا ہے۔

اور آنحضرت قدس سرہ کو تین سفید کپڑے کا کفن بایا گیا
 دوسرے قمیص خیر ازاد و چاک قمیص کا دونوں طرف
 موڑ ہوں کے کیا تھا۔ جیسا کہ روایت مغربیہ و کثرت
 اور ایکے سر مبارک پر عمامہ نہیں باندھا۔ اس لڑکے نام
 محدثین اور فقہا کا اتفاق ہے۔ کہ خباب سالتہا
 صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ نہیں باندھا۔ اور حضرت
 امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔
 جیسا کہ صحاح و اصول ہی مستفاد ہے۔ اور جامع الرموز
 میں بھی ہی نقل کیا ہے۔ کہ سچ تر قول یہی ہے

اِنْجَانَا كَفَنَهُ وَلَيْسَ فِي الْكَفَنِ عِمَامَةٌ
عَيْنًا وَاسْمًا وَحَسَنًا اَلْبَعْضُ وَ
سید شریف جرجانی وغیرہ از شراح سراجی نیز تاکید
عمامہ منورہ اند۔ و نیز حدیث اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی
وَيَسْرُ وَيُحِبُّ اَلْوَيْتَرَ مَقُولِ اَلْسَنَةِ اِنْ يَبْغِي
از مشائخ اسحق اسحاق عمامہ منورہ اند بطریق صحیح
اطلاق آن کے نفسیہ آن پوشہ کبار کمال آن بہ نسبت
حسنہ است۔ چنانکہ قول ایشان اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی
اَلَا اَسْتَبْصِرُ صَنَاعَ سُوَيْدِ ابْنِ مَنِيٍّ سَبَّحَ تَعَالٰی
بقول محکم مستحب نیست فَكُلُّكُمْ هَذَا لَوْنٌ
بِحَسَنٍ مَا يُقَابِلُ الْقُلُوبَ وَتَحْمِيلُ الْمُبَاحِ
اَيْنَا تَحْمِيلُ عَلَيْهِ لَطِيفًا۔

و امام محبت الاسلام ابو حامد غزالی در احیاء العلوم فرماید
کہ از مہند عادت مورث است کہ عمل سنت اہل نقاب
اہل عصر متروک میباشد۔

و آن قبح است۔

چہ ممکن نیست فصل اول اہل عصر عمل آن سرور اہل
آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ آن خلیفوں بہت
و ایں شر القرون۔

و بسط این سخن بایں رسالہ گنجایش ندارد۔
اگر خدایے ماند بہ شد با جبار جمع نماید۔

کہ عمامہ کفن میں نیا کردہ ہو یا عبارت امام بن ہمام کی
شرح ہا میں ہی اس سنی پر وال ہو جیسا کہ کہا ہے۔
یعنی ہمارے نزدیک کفن میں عمامہ نیا جاتا نہیں۔
بعضی نے بہتر جانا۔

اور سید شریف جرجانی وغیرہ شراح سراجی فی بھی
عمامہ میں تاکید کی ہے۔ اور یہ حدیث بھی۔

یعنی اللہ تعالیٰ در و طاق ہے۔ اور دست
طاق کو۔ اس امر کی نفی کرتی ہے۔ اور بعض مشائخ
فی عمامہ کو مستحب کھا ہے۔ در صورت صحیح ہو

اس روایت کی مال اسکا بہت حسنہ ہو گا جیسا کہ
انہوں نے کہا ہے یعنی کیا اچھی ہے طلب
صنعت کی۔ اور استضعاف کے نزدیک

مستحب نہیں ہے جیسا کہ حسن وہی جو نقاب
قبیح کا اور وہ احتمال کہتا ہے مباح کا۔

اور امام محبت الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
احیاء العلوم میں نقل فرماتی ہیں کہ بدعات امور سے
وہ امر ہے کہ مقابل ہیں اہل عصر کے عمل سنت کو
چھوڑ دی ہیں یہ قبیح ہے۔ اس واسطے کہ اہل اس عصر کا

عمل سرور عالم اور اہل عصر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم سے کہ سب طرح بہتر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سرور
اور سرور القرون۔ اور اسلام کی تفضیل اس سے کہ غرض نہیں کہتی

در حال حیوة ہم عمل آنحضرت قدس سرہ الاقدس
چشمیں بود۔ کہ اموات را عائد دادند۔

و این را خلاف سنت می دانستند و عمل سنتیہ
و انجایت را محبت مر لغب بودند۔

چنانچہ اظهر من الشمس است۔

و حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ بنا است نماز
جنازه کردند۔ و بعد از نماز جنازه برائے دعا و توفیق
تمنوی نمود۔ کہ مقتضائے سنت سنہ پیش است
و در فتاویٰ سراجی و غیرہ از کتب معتبرہ آوردہ
کہ بعد از نماز جنازه استخوان و دعا خواندن کردہ است
ہر چند عمل بعضی نام ویریل بام بر خواندن دعا بعد
نماز جنازه رافع شدہ۔ اما ہم مخالف سنت است
و روایت است۔ بنا بر آن ترک آن کردند۔

و بعد از آن ایشان را در عقبہ منورہ نگاه داشتند
کہ قبل ازین بہا ہادید در حیوة مخدوم زادہ کلاں نور
ساطع در آنجا مشاہدہ کردہ بودند و معلوم ساختہ کہ
مرقد مطہر ایشان آن موضع باشد۔ و این را صاحب
الافاق صاحب سر مخدوم زادہ غلام سبقت
و ایشان را بعد استخارہ و در آنجا نگاه داشتند
و فرمودہ بودند۔

کہ محاذی قبر ستر زرد سے مرا نگاہ خواہید داشت

جسکو منظور ہو۔ احیاء العلوم میں یکہ سے۔ اور حضرت
قدس سرہ الاقدس نے بھی اپنی حیات ظاہری میں
کبھی کسی میت کو عمامہ نہیں بندہ ہوا یا۔ اس واسطے کہ
اس فعل کو خلاف سنت جانتے تھے۔ اور آپ
عمل سنت کرنے پر نہایت غیب تھے۔

یہ بات ظہر من الشمس ہے کہ کو میر خدوم زادگی شیخ محمد
سلمہ نے نماز جنازه کی پڑائی۔ اور بعد نماز جنازه
دعا کے واسطے توقف نہیں کیا۔ اس واسطے کہ سنت
یہی ہے۔ فتاویٰ سراجی و غیرہ میں کتب معتبرہ
نقل کی ہے۔ کہ بعد نماز جنازه کو کھڑا ہونا اور دعا
پڑھنا کر دہی۔ ہر چند بعضی لوگ اس نے میں بعد نماز
جنازه کے دعا پڑھتے ہیں لیکن عمل خلاف سنت
پس مناسب کہ یکری۔ اور موافق سنت کری۔
بعد اسکے آنحضرت قدس سرہ کو قبہ منورہ میں حضرت
خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ کے دفن کیا۔ اس واسطے
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس فرمایا
محمد صادق رضی اللہ عنہ کی حیات میں اس جگہ نماز
تہا و معلوم ہو چکا تھا۔ کہ مرقد مطہر آپ کا اس جگہ
ہوگا۔ اس را کہ خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہوا
کہ اتفاقاً و انہوں نے حضرت کے پہلے معلوم کیا
لہذا استعملہ کے بعد مخدوم زادہ کو اس جگہ دفن کیا

کہ آنجا روز شمار را من حبت می باجمہ و انجا منہ کرد
چنانچہ تفصیل این سنی در مکتوب از مکاتیب تفصیل
نوشته اند۔

و این اخبار و وقوع طریقتی آن از خواص حضرت
قدس سرہ الاقدس۔

و قبر ایشان را قدر شب پر بند ساخته و سنگ مرمر
در روز وصال ایشان اطراف آسمان بنات
سرخ شدہ بود۔

گفته اند کہ سرخی آسمان گریہ دست۔

بدوستان حق جل علاہ گمانی شرح الصدق
و يبلغ ان السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مَكِينًا
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَفِيهِ الْإِصْبَاقُ بِكَلَامِ السَّمَاءِ
حَمْدُهُ أَطْرَافُهَا وَفِيهِ الْإِصْبَاقُ بِكَلَامِ السَّمَاءِ
الشُّكْرِ بِمَا قَالَتْ كَانُ يُقَالُ حَمْدُهُ أَطْرَافُهَا
الْكَلْبُ يَلُوكُ فِي السَّمَاءِ بِكَلَامِ السَّمَاءِ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

و بعد از آنحال ایشان بہ چار روز وصال آنجا
شیخ پیر محمد سلطانپوری کہ از مریدان ایشان است
نقل کردہ کہ شب منوچہ بودم کہ حضرت ایشان را در مقام
بنیم۔ اتفاقاً شب بسر شد۔ روز دیگر وقت
پیشین و مسجد ایشان بہ نماز آمد۔

چونکہ آنحضرت قدس سرہ فرماتہا کہ سیری قبر مقابل آن
فرزند کی قبر کے کرنا۔ واسطے کہ اس جگہ ایک روضہ
بانع حبت پاتا ہوں۔ چنانچہ اسکی تفصیل مکتوب بہ
شریف کی ایک مکتوب میں تحریر فرمائی ہے۔
اور اس معاملہ کی اطلاع دینا اور وسیطہ عالمہ کا
واقع ہونا آنحضرت قدس سرہ کی کراستوں میں سے
اور قبر آپ کی بقعہ ایک پشت بند شل کو بان شتر کی بنائی
اور آپ وصال کے دن کنائے آسمان کے نہایت
سرخ ہوئی تھی۔ کھتے ہیں کہ سرخ ہونا آسمان کا رونا
اسکا ہے۔ دوستان حق جل علاہ پر صیبا کثر ابرہہ
میں ہے۔ یعنی پہنچی بہ بات کہ آسمان اور زمین دونوں
روتی ہیں واسطے ایمان دار کے۔ لویسی اس شرح
میں ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہو سکے کناروں کا
سرخ ہونا ہے۔ اور اسی شرح میں حضرت سفیان ثوری
منقول ہے۔ کہ وہ فرماتے ہیں کہ یہ سرخی آسمان
اس جہت سے ہے کہ وہ ایمان دار کے مرنے سے ملتی
اور آپ کے حلت فرمائیے چار روز بعد شیخ محمد سلطان
پوری کہ وہ مرید آنحضرت قدس سرہ ہیں نقل کرتے ہیں
بات کو منتظر تھا میں کہ آنحضرت قدس سرہ کو
خواہیں کہیں اتفاقاً بات نہام ہوگئی۔ و دیگر کہ
ظہر کر وقت سجد میں آنحضرت کی واسطے نماز کے آیا ہیں

سوزن اقامت گفت و مردم بہت نماز ایستادہ
و عارف ربانی محمد دوم زادگی حضرت شیخ محمد مصوم
سلمہ ربہ امام بودند۔

و من در پس ایشان ایستادم۔ چشم سرودیم۔
کہ حضرت ایشان برابرین ایستادہ از دست ملا
گرفتند۔ و بخود متصل ساختند۔

تا فاصلہ در میان نماند۔

و تا آخر نماز ایشان را می دیدم فرمی شالی نہ پوشیدند
و سحر در پا داشتند۔

و من یقین در نظر کردم کہ مبادا از دم باشد۔

و دیدم کہ شخص بے رب و شک ایشان اند۔

و فکر کہ سلام دادیم دیدیم کہ بچکیں نسبت۔

پس شیخ بر محمد بن یحییٰ تمام کرد عارف ربانی محمد و زادگی

شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند کہ من ہم ازین قبل

پیشتر دیدہ ام مشبہ حجیرہ جماعت خانہ بودم۔

تا گاہ سحر گاہ دیدم کہ حضرت ایشان از راہ دور

ورآمدند۔

و بر سر سرش می نشستند۔ و مراد بر گرفتند۔

پس برین ستمی شد۔

فی الحال از نظر من غائب شدند۔

شیخ عبدالعلیم بن حقانی آگاہ مروی شیخ احمد کی

سوزن نے کبیر شری اور آدمی واسطے نماز کے کھڑے

ہوئے۔ اور عارف ربانی میرے محمد و زادہ حضرت

شیخ محمد مصوم سلمہ ربہ امام تھے۔ اور میں ان کے پیچھے

کھڑا ہوا۔ اسوقت میں راہی ان آنکھوں سے دیکھا

کہ آنحضرت قدس سرہ میرے برابر کھڑے ہیں۔

اور اپنے دست مبارک سے مجھ کو کرا پیچھے تڑپ

کر لیا۔ تاکہ فاصلہ در میان میں نہ رہے۔ آخر نماز

آگاہ دیکھا سینے اور آپ زرد شالی فرمی پہنے ہوئے

اور آپ کے پاسے مبارک ہیں موزی تھے۔ اسوقت

بنمود دیکھا کہ شاید وہم خیال ہو۔ معلوم ہوا کہ بے

رب بے بلا شک آنحضرت قدس سرہ ہیں۔

جب غائب رہے مہی تو آپ کو نیا یا جب۔ بات شیخ محمد

بہان کی اسکو عارف ربانی میری محمد و زادہ

شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ سینے پہی آگاہ

واقعہ دیکھا ہے۔ آجکی رات میں جماعت خانہ

حجرہ میں تھا۔ صبح کی بوقت دیکھا سینے کا آنحضرت

قدس سرہ راہ دور سے تشریف لا کر میرے

پیشتر پہنچے۔ و فرمود ہوتے۔ اور مجھ کو اپنے سینے

مبارک سے لگایا۔ پھر آگاہ عارف ربی ہوا۔

کہ فوراً نظر سے غائب ہو گئے۔

اور شیخ عبدالعلیم فرزند حقانی آگاہ شیخ محمد کی

نقل کردہ کہ فیروز خان برکی رحمتی حضرت مخدوم زاد
آمدہ۔ نقل کرد کہ سپرس بیمار بود در آن بیماری نوا
اومی شد۔ وادی تر گشتیم کہ تو حضرت ایشا
دیدہ بودی۔ صورت مبارک ایشان بیج یاد تو
ماندہ است۔ گفت علیہ مبارک در شیش شریف
و نظر من است۔

گفتم پس میں آنظر ستر۔ تا دوسو اس طرف شود
و بطین حفظ صورت ایشان حق غرا سماء و صحت
ناگاہ غمیش در بود گفت می منیم کہ حضرت ایشا
حاضر اند۔ و سغرائند کہ بابا با نجا رسیدیم۔
و در مشیت در آمدیم۔

اول پائے راست و مشیت در آمدیم۔
بعد ازاں سو بعد ازاں پائے چپ و آمدیم۔
و قدم نہا اگر قدم۔

گفتم کہ حضرت سلامت مرا نیز بخدا برسان۔
تا قدم او گیرم۔ فرمود کہ هنوز وقت تو وقت
من سیدہ است۔

چوں باز خوابت یافتہ بود و چی اثر سے از
دوسو اس ماندہ۔

و بعد از وہ روز ازیں واقعہ خبر رسید کہ حضرت ایشا
از عالم رقت و عمارت بآن حضرت مخدوم زاد

نقل کرتے ہیں کہ فیروز خان برکی نے حضور میں
حضرت مخدوم زاد کو نقل کی کہ ٹکامیر بیمار تھا۔
اور شدائد بیماری سے ٹپتا تھا۔ میں اس سے
دریافت کیا کہ تو نے آنحضرت قدس سرہ کو
دیکھا تھا۔ اب وہ ستور مبارک آگے کچھ یاد ہے۔

اسی کہا کہ علیہ مبارک و در اسی شریف آگے میرے
نظر میں ہے۔ پس کہا میں نے کہ اسکو نظر میں رکھ

یہاں تک کہ دوسو اس دور ہوں۔ اور آپ کے طفیل کہ

حضرت حق سبحانہ غرا سماء و صحت بخشے گا۔ یہاں تک

نہیں آگئی۔ اور کھا دیکتا ہوں میں گنا حضرت قدس سرہ

موجود ہیں اور فرماتے ہیں کہ بابا خدا کے پاس پہنچا

اور مشیت میں آبا میں لٹل سید پاؤں کو مشیت

میں کہا میں نے۔ اسکی بعد سر کو۔ اول بعد اسکی اٹھا پاؤں

رکھا۔ حاصل یہ کہ مشیت میں آبا میں اور خدا کے قدم

پکڑا میں نے۔ کہا میں نے کہ حضرت سلامت مجکو ہی خدا

پہنچائی۔ تاکہ میں بھی خدا کے قدم کو پکڑوں

فرمایا ابھی تیرا اور میرے فرزندوں کا وقت نہیں آیا

جیس کہ میں خواب سے بیدار ہوا۔ اپنے کو صحیح و سالم پایا

اور کوئی اثر دوسو اس کا مجھ میں نہ رہا۔ بعد دس روز

یہ خبر پہنچی کہ حضرت قدس سرہ الاقدس اس عالم سے

رحلت فرما ہوئے۔ میرے مخدوم زادہ رقت بانی

شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ فرمودند۔

کہ من حضرت ایشاں را در واقعہ دیدم۔ پریم
کہ حضرت سلامت از سوال منکر کبر چوں گذشت
فرمودند۔ کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کہاں رحمت میں
فرمودند۔ کہ اگر نواذ نے کنی این دو فرشتے وزیر
بیانید۔ و برقع پائے تو لحظہ پسند۔

عرض کردم کہ الہی یارب و فرشتے و حضرت فیضان
دشمن نیانید۔ ایزد متعال نہایت اہانت خود را
شامل حال من کرد۔ و ایشاں از پیش من بفرستاد
پر سیدم کہ حضرت سلامت از صغفہ قبر چہ گذشت
فرمودند کہ شدا اقل قلیل و با محمد ہستم خادم
استاد ہست میگوید کہ ایشاں را بسبیل
میرانید الا صغفہ نشدہ ہست۔

و فقیر حقیر برالہی معنی عنہ بعد از احوال ایشاں
پنج شش روز واقعہ دیدہ کہ گویا در رہے میگذرم
و شیخ فرید فاروقی در حوزہ از حضرت ایشاں سیر
گفت کہ در خلوت خانہ نشستہ اند۔

و بعد عرفان پناہ ارشاد مستگاہ مرزا احسان الدین
کتابت می نویسد۔

فقیر در رسید۔ دیدم کہ مینویسند
کتابت را مطالعہ کردم۔

حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ نے فرمایا۔ کہ فیضان
قدس سرہ لاندس کہ خواب میں دیکھا۔ اور وہ چاہے
کہ حضرت سلامت سوال منکر کبر کا کیونکر گذرا نہ دیا
کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ نے مجھے کہاں رحمت
فرمایا۔ کہ اگر نوا جازت تو یہ دو فرشتے تیری قبر
آویں اور تیرے قدموں سے لپٹیں یعنی تیرے سر کی
عرض کیا میں نے کہ الہی۔ دو دن تیری بارگاہ قدس
دروازہ پر میں یہاں نہ آویں۔ اللہ برتر ہے نہایت
مہربانی میری حال پر فرما کر ان فرشتوں کو میری جانب
اسکی بعد دریافت کیا میں نے حضرت سلامت تبرک
تنگی کی کیا حالت ہوئی۔ فرمایا کہ ہوئی۔ مگر نہایت
کم محمد ہستم آپکے خادم کبرے تھے۔ انہوں نے
کہا یہ قول آپکا تو اصنع بجمول ہے۔ و نہ اصل
نہیں ہوئی۔ میں حقیر فقیر برالہی معنی عنہ مولف
رسالہ کہتا ہوں۔ کہ پانچ چہ وزیدہ حالت تکوین
خواب میں دیکھا۔ کہ گویا میں ایک راہ میں گذرتا ہوں
شیخ فرید فاروقی را میں ملے میں حضرت کو الہی دریافت کیا
جواب یا کہ خلوت خانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔

اور عرفان پناہ ارشاد مستگاہ مرزا احسان الدین
کو خط تحریر فرماتے ہیں۔ فقیر ہی اللہ منہا
دیکھا کہ خط تحریر فرماتے ہیں۔ خط کو معنی مطالعہ کیا

عنوان مکتوب میں ہر وہ ماخوذ ٹکائیانی اس جہانیم
 از جہاں گذشتیم و در آن جہاں شستیم۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
 رَاجِعُونَ۔ پیشتر بیان نہ کیا۔ بعد ازاں کتابت پیچیدہ برآیا
 نوشتند۔ این کتابت از بہر صحت و عارضہ بانی خود و عباد
 شیخ محمد سیّدی را نقل کردند۔ کہ حضرت ایشان در اقدیم
 کہ انعامات خداوندی جل شانہ بعد از اتمام باب ایشان
 بطور اول۔ بیاسیر مانع بفضل انبوی شکر میکنند۔ عرض کرد
 کہ حضرت سلامت شمار از شمار انصاف و نصیب عطا کردہ اند۔
 فرمودند بچہ از جماعت شاگردان گردانیدند۔
 عرض کردم کہ در قرآن مجید اقدیم است۔
 وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورِ۔ از کس یہ
 استفادہ می شود کہ آن جماعت ما پیغمبران اند۔
 یا مثل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمود
 آری۔ امام الفضل و کرم خبر مرا نقل آنجماعت کہ ذہ
 و تاریخ وصال ایشان آنچه ندیدہ یافتہ بود۔
 انیس۔

کہ از نقطہ جاہ تربت پاک ہویدہ است نیست۔

خط کا عنوان نہا۔ کہ ہم خوشنویسان این جہاں کے ہیں۔ وہ جہاں
 گذشتیم و در آن جہاں شستیم۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
 رَاجِعُونَ۔ اس کے آگے کا واقعہ یاد نہیں ہوا۔
 بعد خط کو کہہ کے اس کے اوپر عبارت لکھی۔ خط نرا کا بہر صحت
 او عارضہ بانی میری خود ہم نوشتند۔ محمد سیّدی را نقل کردند
 کہ آنحضرت ص من سر و اقدیم کہ میں نے خواہوں کیا کہ انعامات
 اللہ تعالیٰ کے بلکہ آپ پر جو عطا کیا ہو وہ میں ان انعامات
 خداوندی کو آپ بیان کروں۔ او شکر کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا
 کہ حضرت سلامت حاصل اپنی نعمتوں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی
 فرمایا۔ ہاں بکوشا کردں کہ گردہ میں گردانا۔
 میں نے عرض کیا کہ قرآن شریف میں آیا کہ قَلِيلٌ مِّنْ
 عِبَادِيَ الشَّكُورِ۔ اُن میں جماعت پیغمبروں کو
 یا مثل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔
 فرمایا ہاں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بکوشا میں جماعت
 میں داخل کیا۔

اور مولف نے اس جگہ تاریخ وصال آنحضرت قدس کی جو کہ
 خیال میں آئی ہو یہ یعنی نقطہ جاہ تربت پاک و ظاہر ہے

میت

رجب و فلک اسبغہ پاک
 انگہ کریم جاہ تربت پاک

سنا محمد مرسل سفر کرد
 بنماں تریش چو درخت

تمام ہوا رسا وصال احمد

شجرۂ عائشہؓ مجذبیہ مع مختصر وصف تاریخ ولادت و وفات و حیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ حضرت محمد رسول اللہؐ کی تعریف میں دس جہاں غفر آخر خاتم النبیین شیخ المسلمین رحمۃ اللعالمین صبر علیہم
خزینہ آدم محبوبؑ ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ اصحابہ ازواجہ و ذریاتہ وسلم جن کی ولادت باسعادت
بوقت صبح صادق بروز دوشنبہ تبلیغ بارہویں سید الاول بسال نیل بعد چھ سو چھتر سال
عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور وفات شریف بروز دوشنبہ تبلیغ بارہویں سید الاول
ہجری مقدسہ مزار مقدس و مطہر مدینہ طیبہ شجرۂ شریف حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ آپ خلیفہ اول جانشین یا رخا جناب سید
مقبول ہیں۔ آپ دریائے عشق نبویؐ میں غرق تھے۔ اسید و سیدی اکو سب کچھ حاصل ہوا۔
اور نسبت اور رابطہ سنی جمیل پائی۔ جامع کمالات صوری و معنوی ہو۔ اور تمام اصحاب کرام
افضل اور تمام خلق خدا کے سرور ہو۔ ولادت آپؐ بروز دوشنبہ تبلیغ پندرہویں سید الاول
بعد و برس چار پہنچے واقعہ فیل سے وفات آپؐ بروز شنبہ بامیسویں جمادی الثانی
۳۱ھ میں مزار مبارک مدینہ منورہ و مدینہ مقدس حضرت محبوبؑ اصلی اللہ علیہ وسلم
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؐ سے جان نثار حبیب کد گار اصحاب سولہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے فیض الطبی حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پایا۔ اور
ان کی خاص وجہ تشریف کیلئے پہنچے۔ آپؐ ملک پارس میں پیدا ہوئے۔ زبان آپؐ فارسی تھی حضرت بل
علیہ السلام نے اپنا آپؐ میں آپؐ کے مٹنے میں ڈالا اس وقت سے عربی زبان بخوبی پو لہو لگے۔
ایک ہرن اور ایک کدکے بلائیے فوراً حاضر ہوئے۔ وفات آپؐ دسویں جب ۳۳ھ کو ہوئی

روز دوشنبہ و فاطمہؓ باران رحمت سے واقع ہوئی از لفظ باب ۳۳ سنہ وفات در باب

مزار مبارک آپکا مدین میں ہے۔

۴

حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبرؓ فرمایا کیا زنا بعین عالم فقہا سے دینیہ سزا میں آپکی پرورش کی ہو چکی ہو چھوٹی امام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتے کی۔ اور فیض باطنی آپکی حضرت سلمان فارسیؓ رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ آپکی عمر سو برس سے زیادہ ہوئی۔ مزار مبارک درمیان مکہ منورہ مدینہ منورہ کے ہی۔ وفات آپکی چوبیسویں جمادی الاول ۱۲۲۲ میں ہوئی۔

۵

حضرت امام جعفر صادقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ حضرت امام حسینؓ کے پر پوتے۔

اور حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبرؓ کو واسطہ ہیں فیض باطنی حضرت امام قاسمؓ پر آیا۔ آپ بڑے کامین اولیاء میں ہوئے ہیں۔ ولادت آپکی بروز جمعہ شبہ تبایخ آٹھویں رمضان شریف ۱۲۲۲ میں۔ اور وفات بروز جمعہ شبہ تبایخ پندرہویں شبہ ۱۲۲۸ میں ہوئی۔ مزار مبارک مدینہ منورہ مقام البقیع قبۃ اہل بیت میں۔ قبیلۃ رفات ناصح تاریخ ایشان ست

۶

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامیؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے اولیاء کاملین میں ہیں آپ ایک سوائسٹریزبرگروں کی صحبت و خدمت حاصل کی۔ اور حضرت امام جعفر صادقؓ کو فیض روحانیت مرتبہ کمال کو پہنچے۔ آپ بڑے صاحب کرامت و مقامات تھے۔ ایک مرتبہ آپکے اشارہ سے شیر خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ایک دفع ایک عالم نے اپنے فرمایا کہ نہائی نماز اعظم شانی دوسرے قہتمیں لوگوں نے کہا۔ کہ اپنے یہ کلمہ کہاتھا۔

آبِ زُودِ نیا اگر پیر میں یہ کہوں۔ تو سزا سے شرعی دنیا۔ عیب دوبارہ میرا ہی حال نہیں آئی زبان یہ کلمہ جاری ہوا۔ تو بموجب رشاد کے بعض نادان مردوں نے چہرہاں ماریں مگر آپ پر مطلق اثر نہ ہوا۔ ایک بزرگوار نے آپ کے قدم مبارک پر کہہ دیا۔ وہ شخص فوراً کوڑھی گیا۔

ایک بار آپ دجلہ کے پار جانا چاہتے تھے کنارہ پر دو جانور بیٹھے اور چاہا کہ آپ کو اپنے اوپر بٹھا کر پار پہنچائیں آپ نے فرمایا ہم انہیں پھرتے نہیں کرتے۔ اجرت دیکر شتی پر جانے لگے یہ کوڑھی نہیں چاہتے۔ ولادت آپکی ۱۲۲۲ میں اور وفات آپکی بروز جمعہ پندرہویں شعبان ۱۲۲۸ میں

ہوئی۔ مزار مبارک شہر بسطام میں۔ شہر ملک فارس میں ہے۔ تاریخ وفات اکرم ست
 حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پڑھنے سے اولیاء سے کا میں سے حضرت
 زمانہ تھے۔ آخر تربیت حضرت بایزید رضی اللہ عنہ کی روحانیت سے پائی۔ اور تحصیل کو پہنچے۔ اور
 ظاہری سلسلہ آپ کا حضرت بایزید رضی اللہ عنہ تک اسطرح ہے۔ کہ آپ مرید حضرت شیخ ابوالمظفر
 مولانا زکریا طوسی رضی اللہ عنہ کے اور وہ مرید حضرت ابوزید عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے۔ اور وہ حضرت شیخ محمد بن
 اور وہ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کے آپ جو صاحب الزمان تھے۔ ایک ذرا لگے آپ بن دیر ہوئے بایزید
 اور سونا۔ اور جو اہرات نکلا اپنے سبکو پہنیک کر فرمایا۔ کہ ہم خدا کو چور کر دیا کو نہیں لیتے
 ایک تہ گرم تنور میں اپنے دست مبارک ڈال کر زندہ پھلی نکالی۔ ایک دفعہ آپ پورا تعمیر
 فرمایا ہے تھے۔ اور شیخ بولے سینا کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اتفاقاً بسولی نیچے
 گر پڑی۔ پر وہ بسولی خود بخود آگے ہاتھ میں آئی۔ یہ دیکھ کر شیخ حیران ہو گئے۔ اکیلا
 مجھو بادشاہ کو اپنے اپنا پیر ہن مبارک دیا۔ جب محمود سومات کی لڑائی پر گئے۔
 اور بڑی مشکل میں آئی۔ یعنی شکست کا وقت قریب آگیا۔ اسوقت محمود نے بہن
 مبارک اپنے ہاتھوں میں لے کر دعا مانگی کہ اے اسکی برکت سے فتح دی۔ اللہ تعالیٰ نے
 انکو فوراً فغیاب کیا۔ شب کو خواب میں اپنے محمود سے فرمایا۔ کہ تو نے میرے
 پیر ہن کی کچھ قدر کی۔ اگر تو ان سب کے واسطے دعا مانگتا۔ تو اللہ تعالیٰ
 سبکو مشرف بہ سلام فرماتا۔ وفات آپ کی شب عاشور محرم ۲۵۰ھ میں ہوئی
 مزار مبارک خرقان میں ہے۔ خرقان مصانات بسطام سے ہے تاریخ وفات
 حضرت خواجہ ابوعلی فارسی رضی اللہ عنہ اپنے فیض باطنی حضرت شیخ ابوالحسن
 علیہ السلام کے ایک مرید معزز نامی کی ہانڈی میں گوشت رکھا تھا۔ پھرت گئی۔ اور گوشت
 گنا کہا گیا۔ آپ نے دونوں انکے عزم کر نیکی اُسے فرمایا۔ کہ جو مرید اپنے پیر کا کہنا نہیں مانتا
 اسکی ہانڈی پھونک کر ماری ہے۔ اور گوشت گنا کہا لیتا ہے۔ ولادت آپ کی ۲۵۰ھ

۲۵۰ھ
 تاریخ وفات

۹

اور وفات چوتھی بجمع الاول ۱۱۸۷ھ کو ہوئی۔ مزار پر نوا طوس میں ہے۔ جس کو اب مشہور ہے۔
 اور قاریہ ایک منہج ہے مضافات طوس سے علف زبده حق تاریخ ایشان
 حضرت خواجہ محمد یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فیض باطنی حضرت خواجہ ابو علی فارسی
 سی پاپا اور کھلا سے اولیا میں سے آپ ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں تہذیب النبیاء اور منازل السائرا
 اور منازل السائرین ہیں۔ حضرت علی غریب رضی اللہ عنہ نے چند خبر پاپا سے اپنی خواب میں ان کو
 بتایا کہ یہ جزیری کتابت الیہا کے ہیں۔ ایک شخص نے عین وقت و عہد کے لئے ادا
 آپ سے کوئی مسئلہ بابت کیا۔ آپ فرمایا بیٹہ باؤ۔ شاید مرے وقت تم ایسا مزار نہ ہو
 آخر اب سامی ہوا کہ وہ پشاور و روم کے پاس سفیر ہو کر گیا۔ اور وہاں بھڑانی ہو کر مرا۔
 ولادت آپ کی ۱۱۸۷ھ میں اور وفات ۱۲۸۷ھ میں حبیب الرحمن ۱۲۸۷ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک
 مرو میں ہے۔ یہاں ایک شہر ملک فارس میں ہے۔ ہوا امام العارفین تاریخ ایشان
 حضرت خواجہ عبد الخالق عجد وانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد یوسف
 ہمدانی رضی اللہ عنہ سے پاپا اور حضرت خضر علیہ السلام سے خفیہ کر کی تعلیم پائی۔ پہلے آپ ذکر
 لغنی اثبات باوازینہ کیا کرتے تھے۔ آپ برسے کامل و اکمل و مرقعہ خواجگان میں
 آپ کا مریز بلایت بابتک بڑا ہوا تھا۔ کہ روزمرہ ایک وقت کی نماز قوت باطنی سے بیت اللہ
 میں پڑھا کرتے تھے۔ آپ کا وصیت نامہ آداب طریقت میں مشہور ہے۔ جو خواجہ کبیر
 اپنے شعر فرمایا تھا۔ آپ کی یہ آیت اصطلاح میں۔ جوش دوم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت
 و انجمن۔ یاد کرد۔ بازگشت۔ نگاہ داشت۔ یادداشت۔ طے لقیہ الیہ نقشبندیہ میں
 مشہور ہیں۔ اور طریقہ خواجگان کی بنا انہیں پر ہے۔ وفات آپ کی بارہ ربیع الاول ۱۱۸۷ھ
 میں ہوئی۔ مزار مبارک عجد وانی میں۔ عجد وانی بنیاد سے قریب تین کوس کے ہی۔ مزار
 حضرت خواجہ محمد مارت یوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ عظام سے اولیا اور کبر
 شاخ ترک سی ہیں۔ علم جلم۔ تقویٰ ہے۔ نہایت درجہ رکھتے تھے۔ فیض باطنی آپ نے

۱۰

۱۱

خواجہ محمد یوسف
 ہمدانی

حضرت خواجہ عبدالغنی عجمی دہلوی رحمہ اللہ سے حاصل کیا۔ مدت وازیک شجادہ ارشاد چلوہ افروز رہے۔
وفات آپ کی غرہ شوال ۱۰۸۰ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس بگرام میں سولہ کوس بخارا سے ہے۔ آپ کی عمر مبارک
تخمیناً ایک سو پچیس سال کی ہوئی۔ شمس برج ہمارے تاریخ ارتحال ایٹان ہے۔

۱۲

حضرت خواجہ محمود انجیر فتویٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد عارف سیاحی کا۔
انگو اصحاب میں آپ نے ممتاز اور خلوت و جلوت میں مساوات تھی۔ ایک بزرگ حضرت جنسہ علیہ السلام
دریافت کیا۔ کہ اس زمانہ میں کن صاحب جاوہ استقامت مستقیم ہیں۔ فرمایا حضرت خواجہ محمود
فتویٰ نہ آپ گلکاری کا کام کیا کرتے تھے۔ خواجہ دھقان قلی کے انتقال کے وقت آپ کی زوجہ بک
علین سے آپ کی پاس آئی۔ اور واپسی میں حضرت خواجہ علی رشتینی رضا کے سر پر چائے خلیفہ طویل القند
بھونکے سفید اڑتے ہوئے گھرے اور زبان فصیح نہایت شفقت فرمایا۔ کہ اسے علی مردانہ ہو
اور اپنے کام میں ہر دم مشغول رہو۔ اس آواز سے عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ میں سے تمام اہل کلمہ
یہ ہوش ہو گئے۔ رہو گرا ایک گاؤں بخارا سے سولہ کوس ہے۔ وہاں سے عجمی دہان ایک کوس
شرعی ہے۔ وفات آپ کی سن ۱۰۸۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع انجیر فتویٰ میں
یہ سات کوس بخارا سے ہے۔ بادشاہ عارفان تاریخ ارتحال ایٹان ہے۔
حضرت خواجہ عزیز علی رشتینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمود انجیر فتویٰ سے
حاصل کیا۔ اور بڑے زبردست ادیب صاحب کمال و کرامات سے ہوئے۔ آپ کتابی کا کام
کرتے تھے۔ ایک روز سیدنا صاحب کاتر کاتر کپڑا لہجے۔ بہ صاحب آپ کی ہند نہیں آئے۔
اور یہ اجرایان کیا۔ آپ فرمایا جب تک لڑکا نہ آیتنا میں کھانا نہ کھاؤنگا۔ تھوڑی دیر گزری کہ لڑکا
آپ کی پاس آگیا۔ ایک وزیر شخصوں نے یکو بعد دیگرے آپ سے عرض کیا کہ آج آپ میرے مکان پر
کھانا تناول فرمائیں۔ آپ نے ہر شخص سے اقرار کر لیا۔ اور شام کو ایک ہی وقت میں کھانوں پہنچو
ایک دفعہ آپ کو ایک غلام نے عرض کی کہ حضرت میں مثل آپ کے ہو جاؤں۔ پس آپ کی توجہ سے وہ بالکل
صورت و سیرت میں مثل آپ کے ہو گیا۔ مگر چہرہ پائیسوں زندہ رہا۔ خوارزم میں آپ نے اس طرح فیض

۱۳

جاری کیا کہ ہر روز دو مزدوروں کو بلائے اور انکو وضو کرا کر ذکر اتہی کراتے اور اپنی توجہ سے انکے قلوب کو
توزانی کرتے اور شام کو فردوسی دیکر رخصت فرماتے۔ اس طرح ہزار ہا آدمیوں کو گروہ اولیاء میں داخل
کر دیا۔ وفات آپ کی بروز دوشنبہ ستائیسویں رمضان المبارک ۱۲۰۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر خوارزم
میں کہ جو ملک خوارزم ہے۔ راستہ قصبہ ہے۔ بیمار اسے چھیل پر۔ نتائج بفتح و تشدید۔
یا خذ کشف القات مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۵

گروہ علم عالی فوق قابو و غیرہ ۵

بندۂ اعیان بختار خواجہ نسا ج را

ایک شہر شہر خوارزم میں ہے۔ ہمسفہ دولت و یک نہجرت بعد رنت آن شبلی و حیدر زمان
حضرت خواجہ محمد بابائے شامی یعنی شمس الدین غفرانے فیض باطنی حضرت خواجہ علی رشتینی سے پیلا
اور اولیاء الاولیاء سے ہوئے۔ جب آپ کو شک ہندوان مسکن حضرت خواجہ سید بہار الدین
نقشبندہ سے گزرتے تو فرماتے کہ یہاں سے ایک شخص کی خوشبو آتی ہے۔ یہ کونڈوں کی
برکت ہے کہ یہ کو شک ہندوان ہر عرفان ہو جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہوا وفات آپ کی دسویں جمادی الآخر
۱۲۰۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سماں میں ہے۔ جو قریب بخارا کے ہے۔ مادی و اصل باحد

۱۴

حضرت سید امیر کل آل رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ولی مادنا دہتھے۔ ابتدائی زمانہ شبائیا
آپ کو کشتی کا شوق تھا۔ ایک روز حضرت خواجہ محمد بابائے شامی جہاں آپ کشتی ٹر رہے تھے تشریف لیگئے
اور آپ کو دیکھا۔ آپ نے فرار ہو کر دوڑے اور حضرت کے قدم مبارک پر گرے۔ اور پھر مریہ ہو کر
فیض باطنی حاصل کیا۔ اثباتیں آپ حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں ہے۔ اور جامع علوم
شرعیہ و طریقت و حقیقت و معرفت ہے۔ کام آپ زراعت کا کیا کرتے تھے۔ وفات آپ کی
بروز پنجشنبہ بوقت بعد نماز فجر چند روزین جمادی الثانی ۱۲۰۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سوغارہ میں ہے
جو مصنافات بخارا کے ہے۔ صاحب اور عرفان بود تاریخ احوال ایشان ہے

۱۵

حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ سید بہار الدین نقشبند شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آپ سرحلقہ خواجگان نقشبند اولیاء امام اسعدیہ ہیں۔ آپ کے چہرہ مبارک سے آثار کرامت

۱۶

اور ثابت ظاہر تھے۔ اور حضرت خواجہ محمد بابا ساسی ہونکی فرزند میں سرفراز تھے اور فیض الہی
 حضرت سید امیر گل آن دے پایا۔ اور نعل حضرت خواجہ عبدالحق مجددانی رحمہ کے روحانی
 پانی حضرت خواجہ محمد انجیر فتویٰ رحمہ کے وقت حضرت سید امیر گل آن دے تک حضرت
 ذکر ہر ہی کرتے تھے۔ آپ جو چہ چہ کر غرضی کو جاری فرمایا۔ آپ اس طریقہ عالیہ میں بڑے صاحب کرام
 ولایت ہیں ایک کے ذریعے حضرت خواجہ علامہ الدین رحمہ کے پاؤں پر اپنا قدم مبارک رکھ دیا۔
 اسی وقت تمام عالم آپ پر شکست ہو گیا حضرت مولانا محمد عارف غوازم میں تھے۔
 آپ بخارا میں تمام حال انکے بیان کروا دیا جب لوگوں نے تحقیق کیا تو اس طرح پایا۔ جو اپنے بیان
 کیا تھا۔ ایک مرتبہ اپنے ایک حالت میں حضرت خواجہ محمد بابا رحمہ سے فرمایا کہ مر جاؤ۔ وہ فرمایا کہ
 پہرہ بشارت نبی فرمایا کہ زندہ ہو جاؤ۔ وہ زندہ ہو گئے۔ ایک شخص کی بات اپنی محبوب کے
 بوس ہو کفار میں رہا۔ صبح کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر شہنشاہ زیارت اور آپ کی محبت کا اظہار
 کیا۔ آپ نے فرمایا وہ صاحب رات کو وہ کام کرو۔ اور دین میں جسے یوں کہو۔ ہر محبت کہو تو
 اس کام کو سرگز نہیں کرتے ہیں۔ وہ شخص پسند نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور فیض الہی بہت
 پہنچی توجہ کی۔ ولادت آپ کی جاہ محرم الحرام میں۔ اور وفات شب دوشنبہ تیسری صبح ۱۰
 ۹۱ھ میں ہوئی۔ مزار پر انوار قبۃ مرقاں کہ جو تین میل بخارا سے ہے۔ قصر عرفان تارخ
 حضرت خواجہ محمد علاء الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فیض الہی حضرت خواجہ سید الدین شہنشاہ
 سیاحی کیا آپ جامع علوم ظاہری و باطنی بڑے صاحب کرامت ولایت ہیں۔ آپ اپنا تہ
 مالی رکھتے تھے۔ کہ جناب حضرت خواجہ بزرگ رحمہ سے طبیب سند ارشاد پہنچے تو تمام ہمارے
 خواجہ بزرگ رحمہ نے دوبارہ آپ کے صحت مبارک پر حیرت کی۔ ایک گروہ معتزلیہ پر آپ نے نظر وایت
 ڈال۔ فوراً انکار حق سبحانہ انکرا دلاں سے باہر لایا ایک دفع آپ کا ایک مریض نے کسی صحت پر
 ڈال۔ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے حضرت سے فرمایا کہ وہ بات بیان کرو نہ میں
 بناد ونگا یہ شکر وہ نہایت شرمندہ ہو گیا اور عرض کر توجہ کی۔ وفات آپ کی شنبہ کو

۱۸

بعد نماز مثلاً کے بیٹوں کی تاریخ حیدر میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع ٹھٹھانیاں میں ہے۔
 جو کہ ملک ماوراء النہر میں ہے۔ شمس عازمان تاریخ وفات شریف اسکی ہے
 حضرت مولانا محمد معراج چنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے اسماعیل داکل حضرت خواجہ سید ابوالکلام
 نقشبند رح کے تھے۔ باطنی فیض اپنے حضرت خواجہ محمد علاء الدین عطار رح سے پایا۔ آپ کی کلامی
 شریف کے ہندو کو دیواروں کی تعمیر لکھتی ہے اور بڑے اسرار اُن میں لکھے ہیں۔
 اسکو دیکھنے سے ذوق و شوق بہت ہوتا ہے آپس ایک در حضرت خواجہ نقشبند رح سے
 تھا۔ کہ چہلا اے گویا میرا اے ہوگا۔ اور جو تھے مرید ہوگا۔ وہ بعینہ میرا مرید ہوگا۔ آپ موضع مرغ
 کر رہے تھے۔ وفات آپ کی تاریخیں سفر شریف میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع اُفتکلیہ موضع ملک
 خراسان میں واقع ہے۔ شمس المہدایت تاریخ وصال کی ہے

۱۹

حضرت خواجہ ناصر الدین المعروف بہ خواجہ عبید اللہ حراری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ ولی ماوراء النہر
 اپنے فیض حضرت مولانا معراج چنی رضی اللہ عنہ سے پایا اور ایک نور کامل ہو گئے حضرت مولانا
 معراج رح نے آپ کی نسبت فرمایا کہ طالبان حق میں طالب الیہ ہونا چاہئے۔ آپ بڑے
 صاحب کرامت اور اہل بیت تھے۔ حضرت خواجہ ترک ثانی آپ کے مرید کریم ہوا پر اُسے ہوتے جاتے
 اپنے یستغاثی انکی دیکھ کر تمام حال سلب فرمایا اس بات پر وہ آپ کے دشمن جانی ہو گئے۔
 ایک روز تنہا پا کر چاہا کہ مار ڈالوں۔ اور قریب جا کر چاہتے تھے کہ چٹری ماریں اسوقت فوراً
 آپ ایک چرواہی کی شکل میں انکو ظاہر ہوئے۔ انہوں نے حیران ہو کر مال کیا سا پڑا انکی آواز سے
 چٹری پھینکا اور اپنی اصلی صورت میں ہو کر فرمایا۔ کہ تباہ ہیں جسے کیا حال کروں۔ وہ قدم
 مبارک پر گر پڑے اور توبہ کر کے معافی چاہی۔ آپ انکا قصور معاف فرما دیا۔ اور جو مال سلب
 فرمایا تھا۔ عطا فرما دیا۔ شیخان اشد کیا آپ کی رحمت تھی۔ شیخ ابو سعید جو آپ کی معتقدوں میں سے تھے
 وہ ایک روز اپنے مکان میں ایک عورت جمیلہ پر اسات ٹالنا چاہتے تھے۔ اٹکا حضرت کی آواز
 انہوں نے سنی کہ فرماتے ہیں۔ ایسا ابو سعید کیا کرتا ہے۔ ابو سعید نے اپنی آواز سے نہایت

متصل ہے۔ اور اس فعل ناما تہ سے بچ گئے۔ ایک بار چند غلاموں کو بازار کو گئے تھے۔ ایک صاحب ایک خوشحال کو دیکھنے لگے۔ دوسرے نے منع کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں شہوت نفسانی سے نہیں دیکھتا ہوں۔ جب آپ آئے قبل اسکے کہ کچھ کہیں آپ نے فرمایا کہ میں تو اب تک نفس کے مکر سے مطمئن نہیں ہوں۔ آپ کب سی ایسے ہو گئے۔ کہ بدون شہوت نفسانی کے دیکھنے لگے۔ وہ بہت شرمندہ ہوئے اور توبہ کی۔ جو خطرہ کسی دلیس بُرائیکا۔ آتا تھا۔ آپ فوراً بظہر ایت ظاہر فرمادیتے تھے۔ ولادت آپ کی ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۰۰۰ میں اور وفات بروز شنبہ ۱۰۹۳ میں رجب الاول سنہ ۱۰۹۵ میں ہوئی۔ مزار مبارک سمرقند میں ہے۔ خواجہ عابد بن عبید اللہ حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ اقربائے حضرت مولانا یعقوب چغنی رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں۔ فیض باطنی حضرت خواجہ عبید اللہ حرار رضی اللہ عنہ سی حاصل کیا۔ آپ ان کی بڑے مقبولوں اور عاشقوں اور محرموں میں تھے۔ اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے۔ مرید ہوئیے پچھلے ہمیشہ زہد و ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ ایک روز بارش از غیبی حضرت خواجہ احوار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت فیضِ حبیب میں اور صحبت کی۔ اور آنا فاما میں تکمیل کو پہنچے۔ اور اس وقت آپ کو حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ ثناء کیا۔ آپ نے ایک عالم کو اپنے فیضان سے مالا مال کیا۔ وفات آپ کی غرہ رجب الاول سنہ ۱۰۳۶ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع خوش میں۔ یہ مصافحات ملک حصار سے ہے۔ ہادی شیخ تاج سے ہے۔ حضرت مولانا خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بلاد ہندوستان زادہ ہیں حضرت مولانا محمد کو تھے۔ اور خلیفہ ہیں۔ آجیو بیت ہونیکے بعد ہندوستان میں تک نہایت مشکل زندگی و ریاضت کی ایک روز سخت بھوک کی حالت میں آپ آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔ اس وقت حضرت خضر علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاؤ اور اُن سے صبر و قناعت سیکھو۔ آپ آپ کی خدمت میں آئے۔ اور کمال کو پہنچے۔ ایک مدت تک آپ سندر شاد پر رونق افروز رہے اور عالم کو دولت فیض سے مالا مال کیا۔ وفات آپ کی انیس مہر سنہ ۱۰۹۵ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع انیسوار میں جو مصافحات شہر سبزمک ماوراء النہر سے ہے۔ زہی شیخ ابدال تاج

۲۰

۲۱

حضرت مولانا محمد خواجگی اکنگلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فیض باطنی والہا بر حضرت مولانا درویش محمد
 سی پاپا۔ آپ بڑے کامل و اکمل ہوئے۔ میں میں تک اپنا کمال چھپا کے رہے۔ ایک مرتبہ
 میں آدمی آپ کے امتحان کراست کیلئے آئے۔ اور جو جو کچھ پوچھ کر دل میں سوچا اور جاننا تھا۔
 آپ خود ہی فرمایا۔ اور ارشاد کیا۔ کہ اس گروہ کا حال مختلف ہے۔ ایک کے پاس امتحان کراست
 سواتانہ چاہئے۔ دوسری خیالات کے سبب ایک کے برکات ہی محدود رہتی ہے۔ ایک کے
 دیکھ کر کونسا نصیحت آتا چاہئے۔ ایک کو عبد اللہ خان الی قرآن نے آپ کو خوب میں شایہ سالک
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کمر بستہ حاضر کیا۔ جب غائب سے بیدار ہوا تو آپ سے ملا۔ اور سچا کمر
 قدموں ہوا۔ ولادت آپ کی مشائخ میں اور وفات آپ کی بانیوں میں شبانہ شبانہ میں ہوئی۔
 فرار مبارک نصیب کنگ میں۔ جو شہر بخارا سے نہیں ملتا ہے۔ مرکز اریہ قطبیت تاریخ ہے
 حضرت خواجہ محمد باقی باہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ سمرقند کے رہنے والے تھے۔

اول آپ نے حضرت خواجہ احرار رحمہ کی روحانیت سے تربیت پائی۔ پھر یہ بشارت حضرت
 خواجہ احرار رحمہ حضرت مولانا خواجگی اکنگلی رحمہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔
 اور مرید ہو کر فیض باطنی حاصل کیا۔ اور قریباً تین دن میں کامل و اکمل ہو گئے۔ پھر حضرت
 پیر مرشد کی خدمت سے اجازت رخصت ہو کر دہلی میں تشریف لائے۔ دہلی میں بھی
 بڑی کرامتیں آپ سے ظاہر ہوئیں۔ اور آپ بہت بڑے عشق رکھتے تھے۔ اور بہت کم سن
 اور نہایت علیل کہانائیں ادا فرماتے اور بہت ہی کم بات کرتے تھے۔ شیخ چاند نامہ
 آپ کو اپنے سینہ فیض گنجینہ سے لکھا۔ فوراً وہ مرغن آگیا جانا رہا۔ ایک روز ایک لڑکا قلعہ
 پر سے گر کر مر گیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ مرا نہیں ہے۔ صدمہ کہو جو یہ حال ہو گئی ہے۔
 یہ فرما کر اس لڑکے کو آپ اٹھا کر اپنے حجرہ میں لیگئے۔ اور چھوڑی دیر کے بعد اُس کا
 کپڑے ہوئے آپ پر لہے۔ اور فرمایا کہ دیکھو یہ مرا نہیں تھا۔ لوگ حیران ہو گئے۔
 ولادت آپ کی مشائخ میں اور وفات پچیسویں جمادی الآخر سال ۱۰۱۵ میں اکتالیس برس کی عمر میں

۲۴

میں ہوئی۔ مزار مبارک مدنی میں میون شہر امیری ہو مزار۔ بحر معرفت بود تاریخ وفات ہے
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرور اطرلق نقشبندی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آپ فیض باطنی حضرت خواجہ باقی باہرہ سے حاصل کیا۔ آپ جسے کامل و مکمل مشیقاوی
اور آپ مرتبہ نہایت کے صاحب کرامت و ولایت و ہدایت تھے۔ تمام عالم میں آپ کی وفات
کی جہت تک ہوم ہے۔ اور راہگی۔ اس واسطے کہ آپ نے مجدد الف ثانی ہیں۔ یہ مرتبہ عالی تو غامس
آپ ہی کا ہے۔ آپ کے حالات بیان سے ابھر ہیں۔ آپ کی تعریف کرنا محال ہے۔

کتاب مقامات معیدہ میں لکھا ہے کہ آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا
شیخ احمد جی ایک آفتاب ہیں کہ جسکی روشنی میں مجھو ستارے ہزاروں گم ہیں۔ آپ کی فضائل و مناقب
آپ ہی کے کنواریات شریف سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ولادت شریف آپ کی نو سو و اسی برس
اور وفات شریف اٹھایسویں صفر سنہ ۱۰۱۱ میں ہوئی۔ عمر شریف آپ کی ۷۳ برس و ۱۰ سال کی ہوئی
مزار مقدس و منور سرہند شریف میں ہے۔ ظل خدا بود تاریخ وفات سے

حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ شیخ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ کی تعریف ہی بیان سے ابھر
اس جگہ اتنی کافی ہے کہ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے منجملہ صاحبزادہ
اور دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپ کے انوار سے عالم منور ہے۔ اور آپ کی فضائل سے جہان روشن
ہو۔ ولادت آپ کی گیارہویں شوال سنہ ۱۰۱۱ میں اور وفات ہجری سنہ ۱۰۱۱ میں
سنہ ۱۰۱۱ میں ہوئی۔ مزار مقدس سرہند شریف میں قریب دقت مبارک حضرت امام ربانی
حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ پانچویں ذی قعدہ سنہ ۱۰۱۱ میں

خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ آپ کمالات ظاہری و باطنی و ہدایت و شہادت
طریقت میں مثل اپنے پر زبگو کہتے ہیں۔ اور آپ ہی سے فیض باطنی حاصل کیا۔ ولادت آپ کی
سنہ ۱۰۱۱ میں اور وفات ۱۰۱۱ میں ہوئی۔ مزار مبارک آپ کا
سرہند شریف میں ہے۔ حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ کی جانب سے۔

۲۵

۲۶

۲۷

حضرت سیدہ سادات سیدہ نور محمد با یونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ فیض باطنی حضرت
خواجہ شیخ سیف الدین سے حاصل کیا۔ آپ پندرہ برس تک مسٹ بیرون سے آپ کی
کئی روز کا کہا۔ بیوان جوں پکا لیتے تھے۔ اور جب بہت بھوک معلوم ہوتی تو ایک کڑا توہر
کہا لیتے۔ اتباع سنت کی حالت یہاں تک تھی۔ کہ ایک دریاخانہ میں بھولے سے
سیدہ پاؤں رکھ دیا تھا۔ مکی وجہ سے تین دن تک فیض بند رہا۔ کثرت مراقبہ سے پشت
مبارک میں خیم ہو گیا تھا۔ ہمیشہ آپ اہل دنیا سے بہت گہرا تھے۔ جب کہیں کسی سے
عارف کوئی کتاب منگاتے تو تین روز تک اس کتاب کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔ اور فرما
تھے کہ غفلت و نیا دار و کی مثل غلاف کے پٹی ہوئی ہے۔ ایک نفع ایک فاش عورت فی
آپ کی ایک یہ کوڑیا پر آمادہ کیا۔ میں مع قربت پر آپ کی نورانی صورت دونوں کے درمیان
حائل ہو گئی۔ وہ عورت گہرا کر چلائے گی۔ اور مرد نے نہایت منفعل ہو کر توبہ کی۔ آپ کو
سودوں مذاہب ترک سے بچ گئے۔ وفات آپ کی گیارہویں تاریخ ذیقعدہ ۸۳۰ھ میں ہوئی
مزار مبارک باہر موضع غیاث پور جنوب کی جانب قرب نالہ کے زمین زراعت میں خام ہے۔
یہ موضع دہلی سے پانچ کوس ہے۔

۲۸

حضرت محمد شمس الدین حبیب اللہ مزاربان جابان ظہر شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ فیض باطنی
حضرت سیدہ نور محمد با یونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سولہ برس کی عمر میں حاصل کیا۔ اور کمالات مجدد
کو پہنچے۔ آپ بڑا جذبہ عشق رکھتے تھے۔ اور اتباع سنت پر نہایت مستقیم تھے۔
کراستیں آپ سے بید و نہایت واقع ہوئی ہیں۔ ایک مرتبہ محمد قاسم عظیم آبادی آپ کے مرید بن گئے
لئے یہاں سے فرما کر عزیمت کیا۔ فرمایا کہ اگلا ہمارے پاس خطا ہے۔ انشاء اللہ
کل کو وہ چوٹ آویں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک دفع قبرستان میں ایک شخص نے ہونا
ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ یہ قبر میرے دوست کی ہے۔ اسکا حال بیان
فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ تو چوٹ کھتا ہے۔ یہ قبر ایک عورت کی ہے۔ یہ دوست کی ہے۔

و نہایت شرمندہ ہوا۔ وہی وہ قبر مورت کی ہی تھی۔ ولادت پکی گیا دیوبند میں رمضان المبارک سال ۱۲۷۱ھ
 جمعہ بوقت صبح اور شہادت شب شنبہ ۱۲۷۱ھ میں ہوئی۔ ایک ہی پرستے
 آپکی سینہ مبارک پر بیچہ کی گولی اری۔ آپ اس صدمہ سے بیہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد
 ہوش ہوا تو فرمایا۔ اٹھ اٹھ۔ جو آرزو تھی برآئی۔ بادشاہ نے نام قائل کا دریافت کیا۔ اپنی
 نہ بتایا۔ اور فرمایا کہ مجھے اپنا خون بخش دیا۔ اور پھر فرمایا کہ زندہ کے مارنے پر قضا صحت ہے۔
 مردہ کے مارنے پر نہیں ہے۔ مزار پر انوار شہر دہلی میں اندر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رضی
 تعالیٰ عنہ میں۔

۲۹

حضرت مجددانہ محمد عبدالعزیز شہید شہید غلام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ملک پنجاب شہر ٹیپالہ میں
 پیدا ہوئے۔ جب کس بلوغ کو پہنچے تو بہ الہام مہینہ وہاں سے دہلی میں تشریف لائے۔
 اور شاہ رخ وقت سے لے کر اربعہ سال کی عمر میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت افد میں
 حاضر ہو کر مرید ہوئے۔ اور شہادہ میں تکمیل کر لی۔ اور خرقہ خلافت پایا۔ اور بعد شہادت
 حضرت پیر سید نصیر آکے جانشین ہوئے۔ اور ہزار آدمیوں کو دولت فیض سے
 مالا مال کیا۔ ابتدائی زمانہ میں آپ ہر روز سو گز جوئی ہر روز ذکر کے دس پارہ قرآن مجید کے
 پڑھتے۔ اور دس ہزار مرتبہ ذکر نفی و اثبات کرتے تھے۔ آپکی نسبت ایسی قوی تھی کہ تمام
 خانقاہ پر نور رہتی تھی۔ اکثر فاسق و فاجروں کا فریبکی توجہ سے تائب ہوتے تھے۔
 ایک ذرا ایک بہن کا جوان لڑکا کہ بہت خوبصورت تھا۔ آپکی نخل مبارک میں آیا۔ آپ اسکی
 طرف متوجہ ہوئے۔ وہ فوراً میٹھا ہوا اور اسوقت زمار توڑ کر مسلمان ہوا اور آپکی خدمت میں
 داخل ہو کر دولت باطنی سے مالا مال ہوا ولادت آپکی شہادہ میں اور وفات بانیوں تاریخ
 ماہ صفر ۱۲۷۱ھ میں شنبہ کو ہوئی۔ مزار مبارک علی میں اندر خانقاہ کے پیلوں میں پیر بزرگ کو آخر
 مرزا صاحب کے ہے۔

۳۰

حضرت شاہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ حضرت عروۃ الوثقیہ خواجہ محمد مسعود دہلوی حضرت

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ کی اولاد میں ہیں۔ آپ فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رحمہ سے پایا اور تھوڑی مدت میں آپ بڑے کمال کو پہنچے۔ کرامتیں آپ سے متواتر ہوتی تھیں۔ ایک بار آپ کاٹری پہری ہوئی دریا میں ڈلوادی۔ وہ پانی پر ایسی چلتی تھی جیسے زمین پر چلتی ہے۔ گارٹیمان سے کرامت دیکھ کر ایمان لایا۔ اور آپ کا بڑا عقیدہ ہوا۔ ایک روز آپ نے کئی قلعہ میں تشریف لے گئے تھے۔ باہر ایک شہزادہ نے عرض کیا کہ میں نے کبھی کسی بزرگ کی کرامت نہیں دیکھی ہے۔ پس نہ کہ آپ نے ایک نذر لیا کہ جس کے سنہی تمام حاضرین بیوٹ ہو کر گر پڑے۔ اس کرامت کے سبب لوگ نہایت عقیدہ ہو ولادت آپ کی ریاست امپور میں دوسری تاریخ ذیقعدہ ۱۰۱۱ھ میں اور وفات آپ کی مقام ریاست شنبہ کے دن بتاریخ یکم شوال ۱۰۱۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر دہلی اندر خانقاہ موصوف ہیلو میں اپنے پیر بزرگوار کے۔

۳۱ حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ شاہ زمانہ میں پھرتے تھے۔ آپ کی نسبت نہایت قوی تھی۔ بڑے بڑے عالم فاضل حاضر ہوتے۔ اور زمرہ خدام میں داخل ہو کر دولت معرفت سے مالا مال ہوتے۔ اکثر نشان فہار اور کفار آپ سے ہدایت پاتے۔ ہزاروں آپ سے محبت لکھنے کی بدولت مرتبہ ولایت کو پہنچے۔ آپ فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رحمہ سے پایا۔ اور مرتبہ کمال کو پہنچ کر خلافت پائی۔ چونکہ آپ کا پیر بزرگوار حضرت شاہ ابو سعید رحمہ سے حضرت شاہ غلام علی رحمہ کے خلیفہ تھے اور آپ ہی فیض باطنی حاصل کیا تھا۔ اس سبب مراسم مبارک شجرہ عالیہ میں کھانا ولادت آپ کی عزہ مع الآخر شہادہ میں اور وفات سے شنبہ کو دن دوسری تاریخ بیع الاقل شہادہ میں مئی مزار پر انوارہ نیہ سورہ عسین میں مرتبہ مطہر و منو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل کی جانب سے۔

۳۲ حضرت لانا و مرشد نامیاں محمدی لہنی حنا فاروقی نقشبندی مجددی مظلہ العالی۔ آپ فیض باطنی حضرت شاہ احمد سعید سے پایا۔ حضرت شاہ صاحب نے نہایت خصوصیت کہتی تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے مولوی لہنی حنا اسم ہائے ہیں۔ اور ہمارے دوستوں میں یہو یہ محبوب تر ہیں۔

ایک حکیم سے سب کو جاننے والی عجوبی واقف ہیں آپ کی فیضان سے ہزار آدمی فیضیاب ہو گئے۔ ان کے
 یہ فیض بچاؤ میں دیر تا دیر قائم رکھے۔ آپ کے ہوتا اگر کوئی بچہ یا کئی بچے ہوں۔ تو یہ سب ایک ہی کتاب سے ہوا کہ
 پانچ ظیفہ میں منشی شیخ محمد رشید علی صاحب قادیان لاری محمد بن خاں کھانا پانچ خانقاہ دہلی کی کہ منشی غفری میں
 جاری ہوا ہے۔ مولوی عبدالعزیز صاحب رئیس سندھ ضلع بلوچستان میں لاری ہر خود دھان فیضیاب ہوئے۔
 مولوی محمد حسین صاحب رئیس سلیم پور جو قریب غازی پور کے پورب کی جانب چہ کوں بچا ہے۔

۳۳

حضرت مولانا علی گاہ صاحب کت منشی صاحب یعنی مولانا عالی۔ اہل اپنے فیض الہی حضرت
 حافظ محمد عباس صاحب اپنی عیال زاد بہائی رئیس امر وہی حاصل کیا اور خلافت اپنی
 بعد آپ کا خلافت عالی دیکھ کر حضرت حافظ صاحب مدوح نے آپ کو حضرت مولانا اور مرشد بنا
 مولانا یعنی صاحب تلامذہ عالی کی خدمت قدس میں پہنچایا۔ یہاں اپنے فیض پاپا۔
 اور تمام و کمال مقامات مجتہد یہ حاصل کر کے بقیام دہلی خانقاہ شریف میں ہر روز عرس حضرت کا
 صاحب مجموع کثیر میں خلافت و خلعت سے معزز و ممتاز ہوئے۔

حضرت مولانا اور مرشد تانے اپنی دست مبارک سے آپ کو فرق مبارک پر علامہ باندھا اور پہنچا
 اس شان سے خلافت حضرت قبلہ و کعبہ کے خلفاء میں آپ ہی کو ہوئی ہے۔

ایک تہہ حضرت قبلہ و کعبہ نے حضرت منشی صاحب قبلہ سے اس آخر کی موجودگی میں فرمایا
 کہ منشی صاحب آپ حلقہ میں شریک ہونے کے واسطے نہ آیا کیجئے واسطے کا محب میں
 اور آپ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جو میں ہوں۔ وہی آپ ہیں۔ اب اگر حلقہ کے وقت
 آپ ہونے میں تو حضرت صاحب قبلہ و کعبہ آپ کو رخصت فرما دیتے ہیں۔ یا خود ان خود فرمایا
 کہ شریعت لیجائے ہیں۔ اگر میں سے کفہم کو آپ توجہ دیں۔ ولادت شریعت آپ کی سرکرد
 بتاریخ دسویں شوال ۱۲۱۵ کو ہوئی۔ آپ کا اسم مبارک تاریخی ہے۔ اللہ تعالیٰ بظہیر حضرت
 آپ کی سلامتی میں اس حق راہدار کو اپنی محبت معرفت عطا فرما۔ اور خانقاہ خیر کرے۔ آمین بھیم

منت

نسب نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات

اے تم ہے ہر کہیں صبح و گر نہیں نخل نقصان سخی نہیں نوعلاق زرق پڑ شریک نوعار قوام میں ہے دست پنا سواتیر و کس سر کردن البجا	قیمت کی بجائے آنے نظر نوعینا ہر کمال ہی ہر باتیں تو سب سے جدا اور بکا شریک یہ محمد کا طے ہو کیا مرعلا بجی سے ہر سیدہ غفور عطا	بسر زخمی وہ بیمار نہیں نتر فوج و ہوش سی صبح و سنا کوئی کھے کس طرح تیری ثنا گنہ مینے دنیا سے لگے کہوں گے ٹہہ ہرے قلم پر یاد کا مقام	دول آشتیا و حقیقت نہیں میں ذرات پندہ حرم ہوا یہ ہر گز کوئی ثنائی ترا انہیں خشد و تو نبی کے کو بہا شہ پہ نبی پر جود و سلام
--	---	--	---

سلام

صلوٰۃ و سلام محمد پاک رسول و کرم سورہ سلام علیک بتی کرم سلام علیک	جیتے اشا و دلاک پر خلایق کے سپر سلام علیک رسول منظم سلام علیک	سلام علیک اعرشہ و دوسر سلام علیک اعرشہ انبیا سلام آپ پال دیندار پر	سلام علیک اعرشہ و دوسر سلام علیک اعرشہ انبیا اور اصحاب زراعی الطہار
---	---	--	---

نسب نامہ متعہد

پس محمد کشتاب غار ہے	دولتی کا نسب نامہ ہے	کر اصل مطلب ہی پہلو میا	دولت ہوا حق کا منہ بیا
----------------------	----------------------	-------------------------	------------------------

ہوا جس سے خلقت کا تہ کیا اور اگر میں پتھر سا نہ تابت عیان علم حق سے ارادہ ہوا کیا پانی سے سچ کو آشکار زمین سے میان سورت غاک کی نیا جلوہ اپنا ہو یہ کیا لقب کیا لفظ آدم کو ستا ہویشیت پر اگر نور نظر خدا کی جہاں سے کرد فر بیاد رہیں لکے پیر سنجی ہوئی لکے پیدا دہالی تھا خدا کی فرزند انکو دیا پر شاخ سے غابر کو پیدا کیا انوشاخ کو دہریں خدا نے جو احسان اپنا کیا پہر لکے سپردین کے بارشا یہاں سے ثابت ہوئی کہ یکو لکھ دیکر مویا ہوئے دیا انکو فرزند مالمیت غضر سے ہو مالک فی ختم لوی لکے ہے پکوب کے	یہ نقش کنہا تھا ہیوہ ہزار ہوئی ان سے خلقت میں فضا ارادے قد لکھو یہ کیا بنی موج سے جہاں انجام کا نشانی ہے جو قدرت پاک کی زمین پر خلیفہ کو پیدا کیا وہ کرتا ہر شکر ہر دم کو ستا نبوت کے اکرام سے ہر وہ کیا ان سے قیسان کو جلوہ پیر اخراج فرزند مفت کشا جنہیں خلق نہیں سلاکت نام لقب جہاں میں سامنے کیا انکو فرزند قانع کشا خدا نے کرم ہر اک شہر میں براہیم کو ان سے پیدا کیا نئی کرم و بیج لکے اور ان سے سلمان ہو جلوہ نہاں عالم آرا ہوئے کہ تہا مکر کہ جکا شہو نام اور ان سے نھر کو کیا مخم حدی لکے ہے پکوب کے	کذا ان خدا سے جہاں کیم انہیں کے سبک ہو جو ہوا پر خدیت بنا ایک لکھ وہی جہاں پر جم گئی ہو کہیں پریت سید و برشتا بنا اور خزانہ سرا کا نبوت کا نعت عنایت کیا انوش انکو فرزند لانا جو اگر سپر کا پتہ سے فسم پسر نکا ہو نیک انجام تھا کیا نوح کو خن سے انکا پسر پیر ارغند و شامخ با خبر ہوئی ان سے ارغوت آسمان ان فرزند ناخو لکے ہو ہو افضل و ناموس و طیل خلقت انکو قیدار پیدا ہو نیمت داود و داود خدا نام پیر الیاس کو حق ظاہر کیا ہوئی شہت و شہت فخر کیا پیر لکے جو عالم ہو جلوہ نکو رو نکو نام نیکو صلاح	ہوئی ان کے تو صفات عظیم طہیل ان کے ہو جو ہوا گہر سے کیا پانی کو جلوہ گر نئی ایک شئی نام جکا تہیں اسی خاک سے حق فرما صد وقا کرم کیا جلا ابرا کا لکھ سرفراز ازاد عظمت کیا ہوئی عالم افزو لیل و نہا نہو لیل سے پیر مہلا رستم شعور و ہر نام ہنا رہی ہر ہر قوم کے راہبر کہ اول پد میں ہم ہیں پسر بڑی نام اور بڑی کا داں کہ تاریخ جگر بند جکے ہو کیا انکو ارشاد اپنا شہیل حمل پر شہت نہیں نیا ہو سعد ذرا و مضر لا کلام نبوت کی پیہ و نہا ہر کیا خرمہ کتا نہ نصرت جکاں کیا نوح نے ہر طور سے نام حدی لکے ہے پکوب کے
---	---	---	---

قرطائے قرزند فرزند ہوا عید عمر کا انسی طور ازاں بعدا شوکت کرد دکھا با جوین خدا لاجل سنت انی زو کی کیا ہو یا ہوئی انکے فرزند عبد الہ	قرط کے جگر بند عبد الہ اواس فیضیل سراپا شو ہوئی عالم افروز حضرت عمر سر لاد سے کیا پانہل لڑنے غم خاں ان کشوریا جہاں شریعت جمعت پیا	دلہ کے زچاہ و ذی قہر پیرائے وہ پید ہوا شجاع عدو بند کشوریا قوی بنی حق کی شہیرے کہا کرتے تھو ان کو خیر بشر عنایت کیا تھے انکو ہر	ریاح پسند یہ روزگار کہ مشہور تھا تھا خطا بام جہاں عنایت کے فرماں دا تجربہ کفارہ میرے اگر میں ہوتا تو ہوتے عمر سے بنا صحت نگر
پیرا ہم انسی ہو بدلتے ہر اک انہیں اعطایا برتری تو رہے اُنے مثل قمر پہر سعاد کے در شیر جگر بند انکے ہوتے تغدا شعب کے فرزند والا گھر پیرا سحاق نور شہید کا سرور دل جا بوج نفع	پیرا سحاق عالم میں پیدا لقب اکبر بہر ہے شیلماں نامی گرامی ہر مع آکدین پید ہو ہر نصیر ہوئی ہر میں یوسف لقا عبد صفات فرشتہ سیر عالم زہد و تقویٰ سے ہو کیا تھے یوسف کو ہر	ہوئی جلوہ گر ہر عبد الہ جستے راغدا ہر نیک ہوا ہر مہر طور اللہ کو جو تھے سبط نفع سہا ہوئی شیخ احمد طوسی ہوئی مکت دل شک عبد الہ پیرا نیک عبد اللہ پاک خدا نے جو احسان کیا	یکو اب دم نور بخش کما ہوئی انسی مسعود عالم فرزند کیا خلق محمود ذیجاہ کو پیرا ہوا نام آید ہشتا بنا عالم نور سارا جہاں بڑا دل تقویٰ سے بڑی دنیا مید خصال ستودہ صفا شیلماں کو انسی پید کیا
پیرا ابھی ام ہو تھیں گے رقم کرتو ہم ام فرزند کا پیرا لگو تن سے دبار شک شہ کشورین فرزند ہے پیرا لگو آکاہ مار شک سراپا تہے اتنا خوشیہ رسولوں سے جو کام خیر لیا	اگر دین سے پہلے نصیر امام رفیع غاویں کو سراپا ساد حبیب الہ ہوئی نور بخش نظر عبدی ستودہ سیر شیخ عبد اللہ مجددین شہر تہدیک دور دبی تھا پیرا لگو خیر لیا	ہوئی جانیں انکو لاقی ہر یہ بانی سر نہدین لاکھام بڑا فضل خان زوینا کیا کر دی زمین سحر علم گر عابد جگر بند انکو شعارفاں للا کی سیکو نہ ہر شا کمال نبوت دیا ہے انہیں	فلک تہ نور والا گہر انہیں سیکو شہر نامی مام کہ انسی محمد کو پید کیا جہاں ہم فرزند ہوا عین جناب احمد شہزادی جہاں جو لگو کیا ہی خدا نے عطا کمال مسالت ملہی نہیں

<p>مقامات جتنی ہیں ان کو مل و لیو نہیں ایسا ہو کون ہے یہ نائب لو العزم تھکے ہیں وہ احمد رسول مصیبت مدین قنایہ شاہ ہیں جہد و کج و انسان اہل مکانات سب مثل ایلان یہ انوار سب فانی ہیں بہت ان کو ہیں شہر ہیں جو ان کو ملا اتر پا کے خصوصاً وہ وضو نہ نام گاہ وہ قہر ہی یا بقہ نور ہے ملک طرہ پر کشتہ اہی تو کوئی ایسا سب زیارت اس نسبت پاک کی نہ باقی تہا نہ حسرت ہے تو مقبول فرما سیری شرف بخش ہے پھر کمال دیا ان کو نایاب نور نگاہ شریعت میں بچائے ہے نہیں اب کوئی اور دپار</p>	<p>کیسے ہی اتنے نہ ثابت مجد ہزاری بنا کون ہے ملی یہ مقام نہ تھا کہیں یہ احمد دیو کی ہیں پیشوا یہ بہت سب ہندوین التین عجب عالم آئے نظر کو نظر گلی کو ہے رشک خیاں غلہ شہنشاہ ملک و لیس ہیں یہ ہیں اعلیٰ و ہر وہ باہر اسکان داکر خد اول و حیرت صدق نگاہ وہ بہت نور و نور علی نور ادب ہے کھڑی رہی ہیں کہ یہ ہو کہیں جا کر وہ جا کہوں میں خوشی خان غناں نہ پروا سیم قیامت ہے طفیل مجد و ایسا پسر ان کی یعقوب و بیعت سلا مقدس ولی آلہ ضیا اپنی شاہ فیروز محمد ولی اللہی سے سوا</p>	<p>ولایت کا زبیر ہر ایک کی یا بیان کوئی کیا انکار نہ کرے ہیں قشقی نبی الورا وہ احمد جناب سالک زہری شہر سر ہند رشک شہت کھو دل میں گناہ طور ہے چمن روح پر خدا دل کشا برسا ہوا زور و شہ ہے علوم حقیقت میں ناورد کوئی ان کو نہ کہے کو کیا پاک تجلی خراصوت طور ہے نظراتی و شائق رت یہا بھی یاد آہیں شام بھر جگر و مویں خند پاک کو دکھائی جو تھک و دل اگر تھک و یارب ہو منظور پسر ان کی حضرت محمد سعید پر کبریا و ضیلت ہے پسر کو نام ان کی اسد سعید شرف بخش پر جان سہی کریم و رحیم و ول</p>	<p>کمال ان کو العزم ان کو ملا جو انسا ہونہ ہی بجا کر کر پیسج القشقی ولی خدا یہ احمد جناب لایت ہے ہوا رشک و خال غبر سر زمین اس ہے آسمان اور ہوا میں دم عبوی کا نرا جوڑہ ہے نہ نہ طور ہے شریعت بقیہ میں و ک ادھر دم انسان کیا ہے جو قہر ہے وہ قہ نور ہے فلک و سنی ہر جہت یہا دیندہ سجود و یاد در کروں سر شہم دل خاک کو دل جہاں ارمان میں گل تیر و فضل سے کو نہیں ہے شاہ و لیا مخزن مسلم رہ ہو عصبیت مایہا عنایت ہے اولیٰ ان شہ ملک فانی مصیبت مجد صدی ہیں جون</p>
--	--	---	---

دل خداوندی تھی مواقت میں اور جہان خلیل الہی انکے نظر	جناب محمد ولی الہی ولایت کے قائل ہیں انکی کجی طریقت شمس الحقیقہ	کروں انکی تعویذ کیلئے غلامی جو انکی حال ہوئی حسب الہی اور سرورین	معاقت میں زور تسلیم اوی غری و جہان کی ملی سفر دل و جان منظرین
بجی جناب ولی الہی	مردین میں ہی سب اعزاز		

مناجات بزرگ قاضی حاجی

ابھی تھی سول اسپس خیم میں میں دم کی مجھے سراپہا ہوا آلودہ حسیان تری ذات غفار شام اٹھیکا تانہم و مسازہ کرم سے نور کیا فر کو کر عزت کے نیل کے ہو نہ پکا و الامت امی نہ جانیکو و مسازہ کیا تھی وہ کہم بھی کیا دین اسکا ہم پہرہ میں میں شہد کی ہر ایک اور میں کہ شکر تیرا حال کو دنیا میں جیکے میں نہ دہم کہ ہو قتل ہی ہو	طغیل بزرگان لہجہ نساہی تیری کرم کی مجھے بھو جملہ و اپنے احسان مرا نفس کشت ہے بہار وہی اسکا موسیٰ ہر ہر آواز وہ توفیق و جس کے لغو عبادت میں کی رہی رہی نور و یہ ظاہر غلامی کر تجہ سے کہی جو کہی راہ داد و ایساں کرم کی دیا بیکو ایساں قرآن ولایت کا شرف کراہت کا مری کیا حقیقت ہی کیا کجا زنا الی حکم بندہ رہوں مرا غلام ہو دایان پر	محبت تو اپنی عطا کرے گناہوں کے پشیمان ہوئیں یکارہ نکو تو انشا کر پڑی میری راہ و ناصوبہ اسیکے پڑی میں لیل نہا مکمل و حدت ہمارا کر تجہ اپنا خالق سمجھا ہے سمجھ کر تجھے خاص بندہ نہا میں تجہ کی حاجت راہ بہ فضل تجہ یا پنا کجا غایت کسم و سحر گاہ شلم ترقی منتوں کی نہایت نہیں یہی بے ہوا بے ی التجا خوشی میں ہوں یا غم کی جی غلام شمس فیاجب انکر	چہرے کے اپنا بنا کر مجھے نہ اس کے سر گرہاں نہیں مجھے من قیامت کے رسوا کر گلا کو شیطان خانہ ضرب وہی اسکا ہم و ہی ٹکس روح پر ہی دکھا دی اس تجہ بدل جان شیدا کر چکا کر مرا اگر فرق نہا سوا تیرے کس سے کروں التجا محمد کی امت میں پیدا کیا بزرگان میں کا بنا پادشام کمال عنایت کی غایت نہیں یہی زور و ہی ہر اس نہ ہوں تجہ کی کس حال میں سوال کبریاں سان کر
---	---	--	--

فشارِ حسد ہو مگر اس طرح مری آل کو خرم و شاد رکھ تیرے گور میں سیرِ انعام سے انہیں نکال اہلِ خواب سے جگہ دے عرشِ اعظم مجھے علمنا نہ دہنے ہاتھ میں شفاعت کہہ پڑی کی نصیب	ہم آغوشِ گلِ محبا جھلجھل ہمیشہ تیرے چرخِ آباد رکھ رہوں حشرِ عیش و آرام سے پریشان دلِ خستہ سے عنایت ہو گلِ کرم مجھ کو کھڑا ہوں میں برائے تم سے جو ہیں دونوں عالم میں ویر ظہیل نکلے دے قہرِ حشر سے	مری والدین مری قریبا رہوں حق پر ہیں ستیتم شیت و تیری محبوب تھیں سوانیرہ پر آنے جیہ خفا دکھائی اگر تھنہ جانی اثر پھر اس وقت اس امر کو دگا شیخ ام پیشو سے ہم دکھا جلوہ خاصِ رحمت مجھے	میں دونوں عالم میں خوار شیطان گمراہ کو چھوڑ قیامت کی غوغا مری دیکھ تمازتے ہیں اہلِ حشر پھر آج کے شر سے میرے حسابا پینڈا کا ایسا جناب محمد علیہ السلام
---	---	--	---

قطعہ تاریخ رسالہ ہذا علیٰ جناب مولوی محمد کریم خان صاحب خوشنویس رامپوری

رسالہ در زبانِ فارسیہ رجالِ خاندانِ لفتش بندہاں چو اسرارِ الدین احمد کردار و نسب نامہ محبت و الفت ثانی	مصنف شیخ بدرالدین ماہر مفصل بود ز اول تا آخر بی لطفِ حلالین گشت ناظر مع شجرہ و ہم جملہ منظر	کریم از بہر فتادان تاریخ وصالِ حسنہ فضلِ جواہر
---	--	---

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا بے مثال تذکرہ

حضرات القدس

○ کتاب مذکور کے مصنف خواجہ بدر الدین مسرہندی علیہ الرحمۃ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ آپ نے حضرت امام ربانی کی خدمت میں سترہ سال رو کر تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اپنے زمانہ کے ممتاز علماء اور مصنفین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ اس کتاب میں مصنف علیہ الرحمۃ نے خلفاء اربعہ حضرت صدیق، فاروق، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے لے کر امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ باجاء اور آپ کے خلفاء تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تمام اولیائے کرام کے مفصل حالات نہایت تحقیق سے قلمبند فرمائے ہیں۔

○ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کے حالات پر آج تک جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں یہ کتاب بڑی جامع اور مستند ہونے کی وجہ سے سب سے بلند درجہ رکھتی ہے اس لیے اس کا ترجمہ آسان اردو میں کرایا گیا ہے تاکہ ہر اردو خواں اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکے۔

○ اولیائے نقشبندیہ مجددیہ کے حالات، کرامات اور ارشادات سے بھائی فیض حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کیجئے۔ قیمت -

مکتبہ نعمانیہ۔ اقبال روڈ سیالکوٹ